Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 44

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

25 ذوالحجہ 1434 ہجری قمری 31 اخاء 1392 ہش 31 / اکتوبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں قول و عمل کا تضاد نہیں ہوتا۔

انٹرنیٹ، ٹی وی، فیس بک، ٹویٹر وغیرہ کے غلط استعمال سے رُکنے کی ہدایت۔

محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال پُرملال

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 / اکتوبر 2013ء بمقام آسٹریلیا

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔ وَقُلۡ لِّعِبَادِیۡ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ○ (بنی اسرائیل ۵۴)

ترجمہ: ''اور تو میرے بندوں سے کہہ دے کہ ایسی بات کہا کریں جو سب سے اچھی ہو۔ یقیناً شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ شیطان بے شک انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔''

حضور نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ بات کہو جو سب سے اچھی ہے۔ اور اچھی بات وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اچھی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ''عبادی'' کا لفظ استعمال کیا کر کے ہمیں اس بات کا پابند کر دیا کہ جو میرے بندے ہیں یا میرے بندے بننے کی تلاش میں ہیں ان کی اب اپنی مرضی نہیں رہی۔ ان کو اپنی مرضی چھوڑ کر میری مرضی کی تلاش کرنی چاہئے۔ اور ان اچھی باتوں کی تلاش کرنی چاہئے جو مجھے یعنی خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اس کی مزید وضاحت اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں یوں فرمائی ہے کہ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ○ (البقرہ: ۱۸۷)

اور اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو کہہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا ہدایت پا جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ''عبادی'' یعنی میرے بندے کی یوں وضاحت فرمائی ہے کہ

''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں وہی عبادی میں شامل ہیں اور عبادی میں شامل ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے قریب ہیں۔ اور وہ جو ایمان نہیں لاتے خدا تعالیٰ سے دور ہیں۔

پس سچا عبادی بننے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ہر حکم کو مانیں، اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ اور جب یہ کیفیت ہوگی تو ہر قسم کی بھلائیوں کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ دعائیں قبول ہوں گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے وہی بات کریں، جو خدا تعالیٰ کو اچھی لگتی ہے تو پھر لازماً اپنے ایمان کو بڑھانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تلاش کرنی ہوگی۔ اپنے عمل اس طرح ڈھالنے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں اچھے اور احسن ہیں اور خوبصورت ہیں۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ہم عمل تو کچھ کر رہے ہوں اور باتیں کچھ اور ہوں۔ ہمارے عمل تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہوں لیکن دوسروں کو ہم نصیحت کر رہے ہوں اُس کے مطابق جو اللہ اور رسول کے حکم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے قول و فعل کے تضاد کو گناہ قرار دیا ہے۔ ایک طرف ایمان کا دعویٰ اور دوسری طرف دورنگی یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی (یعنی سچی گفتگو بھی ہو اور جو گفتگو کر رہا ہے اس کا عمل بھی اس کے مطابق ہو، اگر نہیں تو پھر وہ فائدہ نہیں دیتی۔)

پس یقول التی ھی احسن یہ ہے کہ وہ بات کہو جو احسن ہے اور کسی بندے کی تعریف کے مطابق احسن نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کے مطابق احسن ہے۔ نیکیوں کو پھیلانے والی ہے اور برائیوں سے روکنے والی ہے۔ ہر انسان اپنی پسند کی تعریف کر کے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہے اس لئے وہ مومن ہو گیا۔ ایک شرابی یہ کہے کہ میں شراب پیتا ہوں اور تم بھی پی لو جو میں کہتا ہوں وہ کرتا ہوں تو یہ نیکی نہیں ہے اور نہ ہی یہ احسن ہے بلکہ گناہ ہے۔ یہاں اس معاشرے میں ہم دیکھتے ہیں۔ آزادی کے نام پر کتنی بے حیائیاں کی جاتی ہیں اور کھلے عام کی جاتی ہیں اور ٹی وی اور انٹرنیٹ پر اور اخباروں میں ان بے حیائیوں کے اشتہار دیئے جاتے ہیں۔ فیشن شو اور ڈریس شو کے نام پر ننگے لباس سکھائے جاتے ہیں۔ تو بے شک ایسے لوگوں کے قول اور فعل ایک ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ مکروہ اور گناہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہیں۔ پس بعض لوگ اور نوجوان ایسے لوگوں سے متاثر ہو جاتے ہیں کہ یہ آدمی بڑا کھرا ہے یہ جو کچھ ظاہر میں ہے وہی اندر بھی ہے دورنگی نہیں ہے۔ تو انہیں یہ یاد رکھنا چاہے کہ یہ دورنگی نہ ہونا کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ بے حیائیوں کا اشتہار دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دوری ہے۔ پس اس معاشرے میں رہنے والے نوجوانوں، مردوں، عورتوں کو ایسے ماحول سے بچنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اس سے ہمیشہ اھدنا الصراط المستقیم پر چلنے کی دعا کرنی چاہئے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدیوں پر تو اس زمانے میں یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے قول اور فعل میں مطابقت رکھیں گے اور ہر وہ کام کریں گے اور اس کے لئے ہر کوشش کریں گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک احسن ہے۔ ہمارے قول فعل میں یک رنگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی احسن باتوں کے لئے ہم قرآن کریم کی طرف رجوع کریں گے جہاں سینکڑوں حکم دیئے گئے ہیں۔ احسن اور غیر احسن کا فرق واضح کیا گیا ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی قرب کی راہوں کے پانے والے بن جاؤ گے۔ یہ کرو گے تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مورد بنو گے۔

بعض باتوں کی اس وقت میں یہاں نشاندہی کرتا ہوں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ (آل عمران: ۱۱۱)

یعنی تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں یا عباد الرحمن کا مقام حاصل کرنے والوں کی جماعت کو یہاں سب انسانوں سے بہتر جماعت فرمایا ہے۔ کیوں بہتر ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق احسن کو اپنے

(باقی صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سنگاپور 2013ء

...انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں احباب نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

...فلپائن سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات اور مختلف امور سے متعلق سوال و جواب۔

...’حضور ایک روحانی شخصیت ہیں۔ آپ کی شخصیت نے ہم پر گہرا اثر ڈالا ہے‘۔ ’اتنی عظیم روحانی شخصیت ہونے کے باوجود حضور اپنے آپ کو ہم سے علیحدہ نہیں سمجھتے‘۔ ’حضور کا رویہ تمام مسلمان لیڈروں کے لئے نمونہ ہے‘۔ (فلپائن سے آنے والے مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) قسط: دوم

24 ستمبر بروز منگل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ’’مسجد طٰہٰ‘‘ تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس پروگرام میں مجموعی طور پر 23 فیملیز کے 76 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب سنگاپور کی جماعت کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، میانمار (برما)، انڈیا اور پاکستان سے آئے ہوئے تھے۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور کی خدمت میں اپنے مسائل اور تکالیف پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے لئے دعائیں لیں، بیماروں نے اپنی شفایابی اور کامل صحت کے لئے دعائیں لیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پا کر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دورانِ ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’مسجد طٰہٰ‘‘ میں اپنے دفتر میں تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں مجموعی طور پر 51 فیملیز کے 289 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سنگاپور کے علاوہ کمبوڈیا، فلپائن، ملائشیا، انڈیا، سری لنکا اور انڈونیشیا سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

فلپائن سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات

آج ملاقات کرنے والوں میں ملک فلپائن (Philipine) سے آنے والے پانچ غیر از جماعت مہمان بھی شامل تھے۔ ان میں سے ایک ’’ایشین اینڈ اسلامک سٹڈیز‘‘ کے پروفیسر Mr. Eddie Laoja ہیں جو Western Mindano سٹیٹ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔

ایک مہمان Mr. Gumaile Alim صاحب تھے جو فلپائن میں غیر سرکاری تنظیموں کی آرگنائزیشن کے چیئرمین ہیں۔

ایک دوست Mr. Yol Olaya تھے جو UNO کے تحت شعبہ تعلیم میں کام کرتے ہیں۔ چوتھے مہمان Mr. Caesar Jimlok تھے جو میڈیکل ٹیکنالوجسٹ ہیں۔

پانچویں مہمان Mr. Baratucal Caudang سابق سیکرٹری ایجوکیشن رہے ہیں اور ایک سٹیٹ کے اٹارنی جنرل بھی رہ چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ان مہمانوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا اور مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی۔

❁ ...ایک مہمان کے اس سوال پر کہ ختم نبوّت کا عقیدہ عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ مسلمان پڑھے لکھے نہیں ہیں وہ اس مسئلہ سے الجھ جاتے ہیں تو پھر اس کو کیوں اٹھایا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ہم کب کہتے ہیں کہ اس کو اٹھایا جائے۔ ہم تو نہیں اٹھاتے۔ جب لوگ علماء کے پاس جاتے ہیں اور وہ اس سوال کو اٹھاتے ہیں تو پھر ہم جواب دیتے ہیں۔ جب کوئی پوچھے، سوال کرے تو پھر اُسے جواب دے کر سمجھانا پڑتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو صاف اور سیدھی بات کہتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدیؑ کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق آچکے ہیں اور امام مہدیؑ کے مبعوث ہونے کے ساتھ جو نشانات وابستہ تھے وہ پورے ہوچکے ہیں۔ اس لئے امام مہدیؑ کو مان لو اور بیعت کر لو۔ ڈاکٹر علیم صاحب فلپائن سے اس وفد کے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور نے ڈاکٹر علیم صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ان مہمانوں کو کتاب ’’دعوۃ الامیر‘‘ بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو یہ بھی نہیں کہتے کہ مسلمان Convert ہو کر احمدی ہوتے ہیں۔ یہ تو انگریزی زبان کی مجبوری ہے۔ ہم ہر اُس شخص کو مسلمان سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر کے آپ کی جماعت میں داخل ہو جاؤ جو کہ اس زمانہ میں ایک نظم و ضبط کے ساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام کر رہی ہے اور اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔

❁ ...ایشین اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر صاحب کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ایشین اسلام کوئی علیحدہ اسلام تو نہیں ہے۔ اسلام تو ایک ہی ہے، ایک ہی خدا ہے اور ایک ہی نبی ہے اور ایک ہی کتاب قرآن کریم ہے۔ لوگوں نے اس کے علیحدہ علیحدہ گروپس اور ورشن بنائے ہوئے ہیں اور پھر آگے فرقے بن گئے ہیں۔

❁ ...ایک دوست نے سوال کیا کہ مسلمانوں کے آپس میں اختلافات کو کس طرح امن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے؟

حضور انور نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کی ایک ہی صورت ہے واپس اصل اسلام کی طرف آئیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات کی طرف لَوٹیں، خدا تعالیٰ کی طرف آئیں۔ دین کی صحیح روح کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دُور کرنے کا علاج قرآن کریم اور احادیث میں تلاش کرنا چاہئے کہ یہ اختلافات کس طرح ختم ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی یہ بتا دیا تھا کہ مسلمانوں کی یہ حالت ہوگی۔ ایک زمانہ آئے گا کہ یہ 72 فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے۔ ان کی مساجد آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور ان میں سے فتنے اٹھیں گے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آنے والا مسیحؑ اور مہدیؑ حکم و عدل بن کر آئے گا اور وہ اِن سب اختلافات کو ختم کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا تو آج ان سب اختلافات کو ختم کرنے کا آسان حل یہی ہے کہ اس مسیح و مہدیؑ کو قبول کریں جس کی آمد کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اگر مسلمان اس کو سمجھ لیں تو یہ سب اختلافات کو ختم کرنے کا آسان حَل ہے۔ اگر نہیں تو پھر ان کے لئے مشکل ہوگی اور یہ مزید اختلافات اور مشکلات کا شکار ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اصل مسئلہ جو ہے جس کی وجہ سے مسلمان ہماری بات نہیں مانتے وہ ختم نبوت کا مسئلہ ہی ہے۔ ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی مانتے ہیں۔ آپ کو خاتم النبیینؐ مانتے ہیں۔ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے دوبارہ آنا ہے اور چونکہ وہ پرانے نبی ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُن کے آنے سے آپؐ کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہیں پڑے گا۔ جبکہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے اور درست نہیں سمجھتے۔ ہم کہتے ہیں کہ موسوی شریعت والا نبی مسلمان امّت میں کس طرح آسکتا ہے۔ اگر پرانا آتا ہے تو وہ نبوّت کی مہر کو توڑتا ہے۔ جبکہ نیا آنے والا غیر تشریعی نبی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے اور وہ آپؐ کی نبوت کی مہر کو نہیں توڑتا۔ پس جو بات ہم پیش کرتے ہیں اُس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بہت بلند ہوتی ہے اور اسلام کو عزت ملتی ہے اور اسی سے اسلام کے غلبہ کے سامان ہونے ہیں۔

❁ ...ایک دوست نے سوال کیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ میں شامل ہوا جاتا ہے۔ کیا طریق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم ہے لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کہ دین میں، مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر انسان کوئی بھی مذہب اختیار کرنے میں آزاد ہے۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے لئے دس شرائط بیعت ہیں جو تمام اسلام کی تعلیمات پر مشتمل ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔

فلپائن سے آنے والے اِن غیر از جماعت مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات قریباً 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سبھی احباب کو ’’اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘‘ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور شرف مصافحہ کے ساتھ ساتھ شرف معانقہ سے بھی نوازا۔ سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

مہمانوں کے تأثرات

ملاقات کے اس پروگرام کے بعد غیر سرکاری تنظیموں کی آرگنائزیشن کے چیئرمین Gumaile Alim صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے اتنی زیادہ مصروفیت کے باوجود ہمیں بہت زیادہ وقت دیا ہے اور ہمارے سوالوں کے تفصیل سے جواب دیئے ہیں۔ حضور کی ہر بات نے ہمارے دل پر اثر کیا ہے۔ انسان حضور سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ ہمارا دل چاہتا تھا کہ ہم اَور بیٹھیں اور حضور کی باتیں سنیں، اٹھنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ عیسائیوں میں ہم یہ ذکر سنتے ہیں کہ مسیح چل کر ان کے پاس آیا ہے۔ آج ہم اسی طرح محسوس کر رہے تھے کہ جیسے حضور چل کر ہمارے اندر آ گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ہیں۔

❁ ...ایشین اور اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر صاحب نے

باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جلسہ کے انتظام میں لنگر کے لحاظ سے حدیقۃ المہدی میں کھانا پکانے کے لئے مستقل کچن اور نئے روٹی پلانٹ کی تنصیب۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کے سلسلہ میں احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے کارکنان کو نہایت اہم نصائح۔

جس مہمان نوازی کا آج ہمیں موقع دیا جارہا ہے وہ نہ صرف مہمان ہیں بلکہ ایک دینی مقصد کے لئے سفر کرکے آنے والے مہمان ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں اور خلیفہ وقت سے ملنے اور اس کی باتیں سننے کے شوق میں آتے ہیں۔ ایسے مہمانوں کا ہم پر بہت حق ہے۔ یہ بہت ہی قابلِ احترام مہمان ہیں جن کی نیت اللہ اور رسول کی رضا ہے۔

مکرم ظہور احمد کیانی صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23 اگست 2013ء بمطابق 23 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 13 ستمبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے انشاء اللہ جلسہ سالانہ یوکے (UK) شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ شروع ہونے سے بہت پہلے جلسے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ یوکے (UK) کا جلسہ سالانہ ایسا جلسہ ہے جہاں جلسے کے عارضی انتظامات کرکے چند دنوں کے لئے ایک عارضی شہر ہی بنا دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں جلسے ہوتے تھے تو وہاں بھی لنگر خانوں کا ایک مستقل انتظام تھا، کئی لنگر تھے۔ اسی طرح رہائشگاہیں بھی کافی حد تک مستقل ہو گئی تھیں۔ اس سے پہلے جب سکول اور کالج جماعت کے تھے تو وہ رہائشگاہ ہوتی تھی۔ لیکن جب حکومت نے لے لئے تو پھر دوسری رہائشگاہیں بن گئیں۔ گو بہت زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے عارضی رہائشگاہیں خیمے لگا کر بھی بنائی جاتی تھیں۔ اس کے علاوہ ربوہ کے مکین مہمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو اپنے گھروں میں سمو لیتے تھے۔ وہ جس جس جگہ پر ہوتے تھے اُن کا کھانا وغیرہ لنگر خانوں سے آتا تھا۔ بہرحال ربوہ کے جلسے کے بعض مستقل انتظامات بھی تھے اور ایک لمبے تجربے سے، علاوہ مستقل انتظامی ڈھانچے کے، ربوہ کے مکین بھی انتظامات کے ماہر ہو چکے تھے۔ اللہ کرے کہ اُن کی یہ رونقیں اور یہ تربیتی ماحول اور یہ خدمت کے جذبے اُن کی زندگی کا دوبارہ حصہ بن جائیں۔

اسی طرح اب قادیان میں بھی بہت سے مستقل انتظامات ہو چکے ہیں۔ عارضی طور پر اب زیادہ جلسہ گاہ کے انتظامات ہی ہیں، جلسہ گاہ ہی ہے جو زیادہ انتظامات چاہتی ہے۔ بیشک لنگر خانوں کے لئے غیر احمدیوں میں سے زائد لیبر یا غیر مسلموں میں سے لیبر لانی پڑتی ہے۔ کھانے پکوائی کے لئے، روٹی پکوانے کے لئے پکانے والے لانے پڑتے ہیں۔ لیکن لنگروں کا مستقل وہاں بھی انتظام ہے۔

اسی طرح جرمنی میں بھی ہال وغیرہ میسر آنے کی وجہ سے بہت سے مستقل انتظامات موجود ہوتے ہیں۔ کھانا پکانے کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ روٹی وہ لوگ بازار سے لے لیتے ہیں جس کو تازہ روٹی سمجھ کر کھاتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں وہ بھی شاید ایک ہفتہ پرانی ہوتی ہے۔ بہرحال اگر نہیں ہوتی تو جرمنی والے پیغام پہنچانے میں بڑے تیز ہیں، شام تک مجھے پیغام پہنچ جائے گا کہ تازہ ہوتی ہے کہ نہیں۔

اسی طرح باقی دنیا کے جلسوں کے انتظامات کا حال ہے۔ لیکن برطانیہ کا جلسہ جو خلافت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے اَب انٹرنیشنل جلسہ بن چکا ہے، اس کے گزشتہ سال تک تو الف سے لے کر یاء تک تمام انتظامات عارضی انتظامات تھے۔ پہلے اسلام آباد میں جو جلسے ہوتے تھے تو وہاں کھانا پکانے کے لئے ایک مستقل انتظام تھا۔ اسی طرح کچھ حد تک روٹی کی بھی ضرورت پوری ہو جاتی تھی کہ وہاں اپنی روٹی پکانے کی مشین تھی۔ لیکن حدیقۃ المہدی میں جب سے جلسے منتقل ہوئے ہیں، گزشتہ دو تین سالوں سے یہاں شروع ہوئے ہیں تو کھانا بھی یہاں عارضی لنگر میں پکتا تھا کیونکہ اسلام آباد سے کھانا لانے میں یہی تجربہ ہوا تھا کہ دقّت ہوتی ہے۔ کچھ روٹی اسلام آباد میں پک جاتی تھی اور کچھ بازار سے خریدی جاتی تھی۔ لیکن اس وجہ سے بہرحال بہت دقّت محسوس ہو رہی تھی۔ اس لئے یہاں کونسل کے ساتھ اس بات کی کوشش ہوتی رہی کہ ہمیں حدیقۃ المہدی میں مستقل کچن بنانے کی اجازت مل جائے کیونکہ مارکیاں لگا کر جو عارضی کچن لگانا پڑتا ہے یہ بڑا دقّت طلب بھی ہے اور بعض لحاظ سے خطرناک بھی۔ بہرحال کونسل نے اس سال مہربانی کی اور وہاں مستقل کچن کی اجازت مل گئی اور سٹوریج (storage) کے لئے جو شیڈز (sheds) بنے ہوئے تھے وہاں اُن میں ایک بڑے شیڈ (shed) کو بڑے اچھے طریقے سے اندر اور باہر سے ٹھیک کر کے لنگر کا مستقل کچن تیار ہو گیا۔ جس میں امید ہے اب حسبِ ضرورت کھانا انشاء اللہ تعالیٰ پک جائے گا۔ لیکن پھر روٹی کا مسئلہ تھا۔ جب میں نے اس طرف توجہ دلائی تو یہاں انتظامیہ کو، امیر صاحب وغیرہ کو یہی خیال تھا کہ حسبِ سابق جس طرح بازار سے روٹی خریدتے ہیں، یا کچھ اسلام آباد سے پک کے آجاتی ہے، وہی ہو۔ اُن کو میں نے کہا کہ نئی مشین لگائیں تو اُس کے خرچ کی وجہ سے ان کے کچھ تحفظات تھے لیکن بہرحال جب میں نے کہا مرکز آپ کو قرض دے دیتا ہے تو پھر ان کو تھوڑی سی غیرت آ گئی اور انہوں نے خرچ کر لیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لبنان سے روٹی پلانٹ منگوایا گیا اور پاکستان سے ہمارے ایک مخلص احمدی دوست ہیں جنہوں نے وہاں لبنان جا کر یہ مشین خریدی اور یہاں آ کر لگائی بھی۔ ابھی بھی وقت دے رہے ہیں۔ ان کو قادیان اور ربوہ میں بھی مشین لگانے کا تجربہ تھا۔ اس لئے بڑے احسن طریقے سے یہاں یہ کام ہو گیا۔

لنگر کے لحاظ سے اب حدیقۃ المہدی کے جلسے کے انتظام میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ انتظام ہے کہ وہاں روٹی پکوائی کے لئے بھی اور کھانا پکانے کے لئے بھی مستقل انتظام ہو گیا۔ بہرحال ہم کونسل کے بھی شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے جنہوں نے اس کی اجازت دے دی۔ لیکن ابھی بھی باقی دنیا کے جلسوں کی نسبت یہ انفرادیت اس جلسے کی قائم ہے کہ بہت سے عارضی انتظامات تقریباً تیس ہزار کی آبادی کو سنبھالنے کے لئے کرنے پڑتے ہیں۔ خاص طور پر اگر بارش ہو جائے تو رہائش اور راستوں کا مسئلہ رہتا ہے۔ راستوں کا مسئلہ تو ایک حد تک ٹریک (Track) بچھا کر حل کر لیا جاتا ہے لیکن جو رہائش ہے، اس کے لئے خیمے لگائے جاتے ہیں، یا چھوٹی مارکیاں ہیں، کھانا کھلانے کا انتظام ہے اور بعض دوسرے مسائل ہیں وہ ابھی بھی قائم ہیں۔ بہرحال ایک وقت آئے گا کہ جب انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسائل بھی حل ہو جائیں گے اور بعید نہیں کہ یہ عارضی شہر ہی جماعت احمدیہ کا ایک مستقل شہر بن جائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا شہر بسانے کے لئے عارضی انتظامات ہیں۔ اس عارضی انتظام کا بہت سا انتظام اور بہت بڑا کام وقارِ عمل کے ذریعہ سے والنٹیئرز کرتے ہیں، خدام کرتے ہیں، انصار کے اچھی صحت والے لوگ کرتے ہیں۔ گزشتہ جمعہ کو اتفاقاً میں حدیقۃ المہدی گیا تو وہاں اُس وقت بھی علاوہ اُن لوگوں کے جو روٹی پلانٹ لگنے کے بعد اُس کے تجربات میں مصروف تھے، نوجوان، بچے اور بڑے بھی اپنے کاموں کے لئے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ اور جلسے کے انتظامات کو دو ہفتے، تین ہفتے پہلے ہی احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ روٹی پلانٹ لگانے کا کام بھی کسی باہر سے آنے والی کمپنی نے نہیں کیا بلکہ تمام

کام ہمارے والنٹیئر ز نے، ہمارے انجینئر ز نے اور ٹیکنیشنز نے اور دوسرے کارکنوں نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزا دے۔

یہاں کے معیار بھی ایسے ہیں جن کو پورا کرنا بہت ضروری ہے۔ انڈیا یا پاکستان کی طرح یہ نہیں کہ جس طرح چاہیں کام کرلیں اور چیکنگ کوئی نہیں۔ عارضی کام کرلیا، تاریں لٹکی ہوئی ہیں تو لٹکی رہ جائیں یا بعض اور اصولی باتیں ہیں۔ یہاں تو ہر قدم پر چیکنگ ہوتی ہے۔ حکومت کا ادارہ یہاں آکر دیکھتا ہے، منظوری دیتا ہے، اُس کے بعد پھر آپ اگلا کام شروع کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے روٹی پلانٹ اور کچن کی جو بھی شرائط تھیں اُن کے معیار کے مطابق وہ پوری ہوگئیں اور اجازت بھی مل گئی۔ بہر حال کہنے کا یہ مقصد ہے کہ یہاں کے عارضی انتظامات کی وجہ سے باقی جگہوں کی نسبت محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی والنٹیئر ز بڑے ذوق وشوق سے اپنے کام کرتے ہیں۔ یہ روح کہ جماعت کی خاطر وقت دینا ہے احمدی کا خاص نشان بن چکی ہے۔ ہر معاملے میں احمدی اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ انجینئر ز ایسوسی ایشن ہے تو وہ اپنے کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن ہے تو وہ اپنے کام کر رہی ہے۔ دوسرے متفرق شعبے ہیں تو اُن کے لوگ اپنے وقت دیتے ہیں۔ علاوہ جلسوں کے کاموں کے سارا سال یہ کام چل رہے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا ایک خاصہ ہے کہ یہاں والنٹیئر کام بہت زیادہ ہوتا ہے۔ سالہا سال کی تربیت کی وجہ سے جلسے کے مہمانوں کی خدمت تو احمدی دنیا میں خاص طور پر ایک احمدی کا طُرّۂ امتیاز ہے۔ بچے، جوان، بوڑھے، مرد، عورتیں سب جلسے کے دنوں میں خدمت کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں۔ اور اپنے ذمہ جو بھی اُن کے مفوضہ فرائض ہیں اُن کی بجا آوری میں بڑے سرگرمی سے کوشاں ہوتے ہیں اور ہونا چاہئے۔ کیونکہ جلسے کے مہمان تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ گویا یہ مہمان نوازی اعلیٰ خُلق بھی ہے اور دِین بھی ہے۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا معیار کیا تھا؟ تا کہ ہمارے معیار مزید اونچے اور بہتر ہوں۔ ایک دن آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی، آپ آرام فرما رہے تھے، ایک مہمان آ گئے۔ آپ کو پیغام بھیجا گیا تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا ’’میں نے سوچا مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے۔ اس لئے مَیں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 163۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے ہمیں یہی معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جس مہمان نوازی کا آج ہمیں موقع دیا جا رہا ہے وہ نہ صرف مہمان ہیں بلکہ ایک دینی مقصد کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمان ہیں۔ اس لئے آ رہے ہیں کہ جلسے کے تین دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی باتیں سنیں گے۔ اس لئے آ رہے ہیں کہ اپنی روحانی اور دینی تربیت کے سامان کریں گے۔ اس لئے آ رہے ہیں کہ آپس میں پیار اور بھائی چارے اور محبت کی فضا کو قائم کریں گے۔ بہت سے مہمان ایسے بھی ہیں جو بڑی تکلیف اُٹھا کر آتے ہیں۔ بعض بڑے اچھے حالات میں اپنے گھروں میں رہنے والے یہاں آتے ہیں تو یہاں دنیاوی آسائش کے لحاظ سے ان دنوں میں تقریباً تنگی میں گزارہ کرتے ہیں لیکن پھر بھی آتے ہیں۔ بعض غریب مہمان ہیں وہ اپنے پر بوجھ ڈال کر دور دراز ملکوں سے صرف جلسے کی برکات حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں۔ خلیفۂ وقت سے ملنے اور اُس کی باتیں سننے کے شوق میں آتے ہیں۔ اب بیشک ایم ٹی اے نے دنیائے احمدیت کو بہت قریب کر دیا ہے لیکن پھر بھی جلسے کے ماحول کا اپنا ایک علیحدہ اور الگ اثر ہے۔

پس ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ آج کل کونسی تکلیف ہے جو یہ مہمان اُٹھا رہے ہیں۔ بعض بڑی عمر کے ہیں جو مختلف عوارض کے باوجود تکلیف اُٹھاتے ہیں اور سفر کرتے ہیں۔ بعض جیسا کہ مَیں نے کہا، اپنے گھر کی آسائشوں کو چھوڑ کر دین کی خاطر سفر کرتے ہیں، مارکی میں سوتے ہیں اور سادہ کھانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ پس ایسے مہمانوں کا ہم پر بہت حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت ایسے مہمانوں کی ہوتی ہے جو صرف اور صرف جلسے کی غرض سے آتے ہیں اور اب تو سفر کے اخراجات بھی بہت بڑھ گئے ہیں لیکن خرچ کرتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے۔ پس ان مہمانوں کا یہ احترام کرنا ہم پر فرض ہے۔ یہ بہت ہی قابلِ احترام مہمان ہیں جن کی نیت اللہ اور رسول کی رضا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور موقع پر مہمانوں کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

’’دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو......‘‘ فرمایا ’’تم پر میرا حسنِ ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 492۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اور دینی غرض سے آئے ہیں، جن کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے تو ان کے لئے پھر ہمیں ایک توجہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسنِ ظن کا پاس کرنے اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور ہر مہمان کے لئے خدمت کا جذبہ ہمارے دل میں ہونا چاہئے۔ اور دل میں ہمیشہ یہ خیال رہنا چاہئے کہ مہمان کا حق ہوتا ہے۔ جہاں جہاں ہماری ڈیوٹیاں ہیں ہم نے اس حق کے ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہر کارکن اور ہر ڈیوٹی دینے والے کے دل میں یہ ہونا چاہئے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسنِ ظن پر پورا اتریں۔ ہم یہ کہنے کے قابل ہوں کہ اے خدا کے مسیح! اور اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق! تیری ہر نصیحت پر ہم آج بھی عمل کرنے والے ہیں۔ اور ایک احمدی سے یہی توقع کی جاتی ہے۔ ایک صدی سے زائد کے سفر نے ہمیں آپ کے حسنِ ظن سے غافل نہیں کر دیا۔ آج بھی ہمارے بچے، جوان، بوڑھے، مرد اور عورتیں اپنے فرائض کو نبھانے کے لئے حتی الوسع کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کرتے رہیں گے۔ آپ کے اس خیال اور اس درد کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کوشش کرتے رہیں گے کہ آپ نے فرمایا کہ: ’’میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اُس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔‘‘ فرمایا ’’مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 292۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ بہت اہم نصیحت ہے۔ یہ صرف ہمارا زبانی عہد نہ ہو بلکہ عملی نمونہ ہو۔ اب دنیا کے مختلف ممالک میں جلسے ہوتے ہیں وہاں بھی مہمان آتے ہیں، لیکن یہاں خاص طور پر دنیا کے مختلف ممالک سے مختلف قومیں جلسے پر آتی ہیں۔ ہر قوم اور طبقے کا معیار مختلف ہے۔ برداشت کا مادہ مختلف ہے۔ ان کے بات چیت اور جذبات کے اظہار کے طریق مختلف ہیں۔ ان کی ہمارے سے توقعات مختلف ہیں۔ ان کی ترجیحات مختلف ہیں۔ اس لئے ہر ایک کے ساتھ بڑی حکمت سے معاملہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پُر حکمت نصیحت ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنی چاہئے۔ اگر یہ سامنے ہوگی تو سب معاملے ٹھیک ہو جائیں گے کہ ’’مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘

اگر ہر خدمت کرنے والا اس نصیحت کو پلّے باندھ لے تو کبھی جو چھوٹے موٹے مسائل پیدا بھی ہوتے ہیں، اِلّا مَا شاء اللہ وہ پیدا نہ ہوں۔ شکایات کبھی نہیں ہوں گی سوائے اس کے کہ کسی کا مقصد ہی شرارت کرنا ہو، تو وہاں تو بہرحال بعض دفعہ سختیاں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ گزشتہ سال ایک واقعہ ہوا تھا۔ عورتوں کے کھانے کی دعوت کے دوران ایک خاتون مہمان جو بڑے دور دراز علاقے سے آئی تھیں کسی وجہ سے ناراض ہوگئیں۔ اس میں غلطی کسی کارکن کی تھی یا نہیں تھی، لیکن ہمیں اس کو بہرحال تسلیم کرنا چاہئے، تبھی اصلاح ہو سکتی ہے۔ بجائے اس کے کہ مختلف قسم کی تاویلیں پیش کی جائیں۔ اس مرتبہ تبشیر کے مہمانوں میں مردوں اور عورتوں دونوں طرف اس بات کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کسی کو بھی تکلیف نہ ہو، کیونکہ یہ مختلف غیر ملکی مہمان ہوتے ہیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں، ویسے تو جیسا کہ میں نے کہا، سب مہمان ہی مہمان ہیں۔

بہرحال اس شعبہ میں مَیں نے کچھ تبدیلیاں بھی کی ہیں۔ یہ تبدیلیاں انتظامی لحاظ سے ہیں۔ انتظامیہ کو بدلا ہے اور زیادہ تر واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کو شامل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی اب اللہ تعالیٰ نے ہم پر ایک انعام کیا ہے کہ بہت سارے واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو اس عمر کو پہنچ چکے ہیں اور تیار ہو چکے ہیں جو اپنے کام کو سنبھال سکیں۔ کچھ مستقل جماعت کی خدمت کر کے سنبھال رہے ہیں اور کچھ عارضی انتظامات میں بھی آ گئے ہیں۔ مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ معیار اس سال بہتر ہوگا۔ لیکن یاد رکھیں کہ صرف شخصیات بدلنے سے، چہرے بدلنے سے بہتری نہیں آیا کرتی بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شاملِ حال رہے اور ہم وہ کام کریں، اُس طرح احسن رنگ میں خدمت کرنے والے ہوں جس طرح خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اُس کی توفیق مانگیں۔ اور یہ بھی دعا کریں کہ کوئی ایسا موقع پیدا نہ ہو جس میں غلط فہمی پیدا ہو۔

مہمان نوازی کے ضمن میں اس بات کی بھی مَیں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ انگلستان کے رہنے والے احمدی اور خاص طور پر لندن میں رہنے والے احمدی یہ خیال رکھیں کہ باہر سے، یعنی بیرون از یوکے (UK) سے

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

آنے والے مہمان اُن کے بھی مہمان ہیں۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کی تعداد اب کم و بیش تین ہزار ہوتی ہے۔ اگر ویزے مل جائیں تو شاید اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اس لئے یہاں کے احمدیوں میں سے کسی کی کسی کام پر ڈیوٹی ہے یا نہیں ہے اُن کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ باہر سے آنے والا ہر مہمان اُن کا مہمان ہے۔ کیونکہ یوکے (UK) میں رہنے والے مہمان بھی جلسے پر آئیں گے تو مہمان ہوں گے، جن کی ڈیوٹی نہیں ہے۔ یہاں کے رہنے والے مہمان جب کسی باہر سے آنے والے مہمان سے رابطے میں ہوں تو سمجھیں کہ یوکے (UK) میں رہنے والا ہر احمدی میزبان ہے اور باہر سے آنے والا مہمان ہے۔ یا یہ سمجھ لیں کہ اگر بعض خاص حالات میں برطانیہ سے آئے ہوئے مہمانوں اور بیرون از برطانیہ آئے ہوئے مہمانوں کے لئے کسی ترجیح کا سوال پیدا ہو تو بیرون از برطانیہ مہمانوں کو پہلی ترجیح ملنی چاہئے اور یہاں کے رہنے والوں کو بہر حال اُن کے لئے قربانی دینی چاہئے۔ پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ بعض حالات میں مہمان ہوتے ہوئے بھی میزبان ہیں۔ یہ صرف ڈیوٹی والوں کا ہی کام نہیں ہے بلکہ اس سوچ کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے اور اس کو وسیع کرتے ہوئے پھر آپ اپنے آپ کو قربانیاں دینے والا بنائیں اور جب یہ کچھ ہوگا تو پھر ایک خوبصورت معاشرہ ہمیں نظر آئے گا۔

جب ہم بعض احادیث کو دیکھتے ہیں تو خیال آتا ہے کہ مہمان بننے کی بجائے میزبان ہی بنے رہیں۔ مہمان نوازی بھی ایک حدیث کے مطابق مومن ہونے کی نشانی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتا ہے، وہ مہمان کی عزت و احترام کرے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف و خدمتہ ایاہ بنفسہ حدیث نمبر 6135)

گویا دوسرے لفظوں میں مہمان کی عزت و احترام نہ کرنے والا اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان میں کمزور ہے۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بار بار مہمان نوازی کی طرف توجہ دلائی تو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی وجہ سے، قرآنِ کریم کے حکم کی وجہ سے، اس لئے کہ ہم اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کریں۔

پھر ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کو بھی بڑی نیکی فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء حدیث نمبر 6690)

پس جلسے کے یہ تین دن جو ہیں ان میں متفرق نیکیاں بجا لائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے کہ دوسروں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ اس کے مختلف مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ میزبانوں کو بھی پیدا ہوں گے اور مہمانوں کے لئے بھی پیدا ہوں گے۔ خاص طور پر ڈیوٹی دینے والے کارکنوں کو میں کہوں گا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے تعلقات میں بھی، بات چیت میں بھی، تھکاوٹ کی وجہ سے بعض دفعہ آدمی چڑ بھی جاتا ہے تب بھی خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ اور افسران جو ہیں اپنے ماتحتوں سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ کارکنوں کے لئے بعض دفعہ ایسے موقعے پہلے پیدا ہوتے رہے ہیں کہ بعض جگہیں مخصوص ہیں یا بعض کھانے پینے کی چیزیں مخصوص کر دی گئیں یا جہاں دفتر بنائے گئے تو فریج رکھ دیئے گئے جو صرف افسران کے لئے مخصوص کر دیئے گئے اور عام معاون اگر وہاں سے پانی بھی پی لیتا تھا تو اُس سے ناراضگی ہو جاتی تھی، یہ چیزیں ہمارے اندر نہیں ہونی چاہئیں۔ بہر حال ڈیوٹی کے دوران جس طرح میں نے کہا، کئی باتیں ہو جاتی ہیں، کام کرتے ہوئے اونچ نیچ ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے خوش اخلاقی کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا ہے۔ مہمانوں سے تو خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے ہی، اگر آپس میں بھی خوش خلقی کا مظاہرہ کریں، تو مہمانوں پر بھی اس پورے ماحول پر بہت اچھا اثر ہوگا اور ماحول مزید خوشگوار ہوگا۔ جو غیر مہمان آئے ہوتے ہیں اُن پر بھی بڑا اچھا نیک اثر ہوگا اور پھر اسی طرح خود بھی اپنی نیکیوں میں اضافہ کر رہے ہوں گے۔ خوش خلقی کا مظاہرہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہوں گے۔

پھر یہ بات بھی ہر ڈیوٹی دینے والے کو، ہر کارکن کو یاد رکھنی چاہئے کہ مہمان نوازی کوئی احسان نہیں ہے بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ مہمان کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ حقوق کی ادائیگی کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟ ایک جگہ فرمایا وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (بنی اسرائیل: 27) اور قرابت دار کو بھی اُس کا حق دو اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی، اور فضول خرچی اور اسراف نہ کرو۔ یہاں تین قسم کے لوگوں کے حقوق کی بات ہو رہی ہے، لیکن آج کے مضمون کے حوالے سے مسافر کے حق کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ مسافروں کی بھی کئی قسمیں ہیں لیکن جو خدا تعالیٰ کی خاطر اور خدا تعالیٰ کے کہنے سے سفر کرتے ہیں، وہ سب سے زیادہ خوش قسمت مسافر ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایسی مجلس جس میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا ذکر ہو رہا ہو اُس مجلس میں بیٹھنے والوں پر فرشتے بھی سلامتی اور دعاؤں کے تحفے بھیجتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر و الدعاء ... باب فضل مجالس الذکر حدیث نمبر 6839)

ہمارے جلسے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہی مجالس ہیں۔ اور ان مجلسوں میں شامل ہونے کے لئے سفر کر کے آنے والوں کا مقام بھی بہت بلند ہے جو اس نیت سے آتے ہیں کیونکہ فرشتے اُن کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ایسے مسافروں کی خدمت اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے والے ہوں جن کا حق خدا تعالیٰ نے قائم فرما دیا۔ یقیناً اُس کی ادائیگی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا۔ اور جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لے اُس سے زیادہ خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے؟

پس اگر غور کریں تو یہ جلسے کا بھی عجیب نظام ہے کہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ خدمت کے جذبے کی روح کو ہر خدمت کرنے والے کو سمجھنے کی ضرورت ہے، سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ گو اس جذبے سے خدمت کرتے بھی ہیں لیکن اس میں مزید بہتری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈیوٹی دینے والے صرف اس لئے ڈیوٹی نہ دیں کہ جماعت کی طرف سے مطالبہ آیا ہے کہ چلو کام کرنے والوں کا ہاتھ بٹا دو۔ صدر خدام الاحمدیہ نے کہہ دیا ہے کہ وقارِ عمل کرنا ہے اس لئے آ جاؤ، لجنہ کی صدر نے کہہ دیا ہے کہ بطورِ احسان کام کرنے کے لئے گروپ میں شامل ہو جاؤ۔ نہیں، بلکہ مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی خوشنودی کی خاطر مہمان نوازی کی اور اُس کے حق ادا کئے، اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

اس روایت کو ہم جتنی دفعہ بھی سنیں اور پڑھیں ایک نیا مزہ دیتی ہے یا سبق ملتے ہیں۔ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا کہ حضور مَیں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو۔ پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا، بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اُٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے یہ ظاہر کرنے لگے کہ وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ پس وہ دونوں رات بھوکے ہی رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی مسکرا دیا۔ یا فرمایا کہ تم دونوں کے اس فعل کو اُس نے پسند فرمایا۔ اسی موقع پر ہی یہ آیت نازل ہوئی۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر: 10) یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ (صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللہ ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ حدیث نمبر 3798)

یہ دیکھیں کتنی بڑی قربانی ہے۔ بچوں کو بھوکا سلا کر مہمان کو کھانا کھلا دیا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے شاید ہی کسی کی ایسی حالت ہو اور خاص طور پر جماعتی مہمانوں کے لئے تو ایسی صورتحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل نہیں ہے۔ وہ مہمان جو تھے جن کی خاطر اس خاندان نے قربانی دی وہ بھی جماعتی مہمان ہی تھے۔ دینی غرض سے آنے والے مہمان تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے مہمان تھے۔ آپؐ کے ہی مہمان تھے۔ ایسی مثالیں قائم کر کے ہمیں مہمان نوازی کی اہمیت کا سبق دیا گیا ہے۔ وہ مہمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا۔ اُس کا ایک بہت بڑا مقام تھا اور آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے جو مہمان ہیں اُن کو بھی خدا تعالیٰ نے بڑی اہمیت دی ہے۔

پس ہر کام کرنے والے کو اس اہمیت کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ دیکھیں بظاہر یہ ظلم لگتا ہے کہ بچوں کو زبردستی بھوکا رکھا گیا۔ لیکن قربانی اور خدمت کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کیا گیا جس میں پورا خاندان شامل ہو گیا۔ کچھ خوشی سے اور کچھ مجبوری سے۔ یقیناً ان بچوں کو بھی خدا تعالیٰ نے بہت نوازا ہوگا۔ جیسا کہ اس آیت کے مضمون سے واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو ''مُفْلِحُوْن'' میں شامل فرمایا ہے۔ اور فلاح پانے والے کون لوگ

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''جماعت کو چاہیئے کہ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھیں اور فکر کریں، اور دُعا کریں کہ ایسا ہی ایمان حاصل ہو۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۷)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

ہیں؟ اگر ہم اس کے معنی دیکھیں تو اس کی وسعت کا پتہ چلتا ہے۔ مُفْلِح وہ ہیں جو پھولنے پھلنے والے ہیں، جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں، وہ جو انہی نیک اور اعلیٰ خواہشات کو حاصل کرنے والے ہیں اور اس وجہ سے خوشی حاصل کرنے والے اور ہر اچھائی کو پانے والے ہیں، مستقل طور پر ان اچھائیوں اور کامیابیوں کی حالت میں رہنے والے ہیں۔ زندگی کے آرام وسکون کو پانے والے ہیں، حفاظت میں آنے والے ہیں۔ پس ایک وقت کے کھانے کی قربانی اور مہمان نوازی نے اُنہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا وارث بنا کر کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ اور جس کو خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ یہ سب کچھ مل جائے اُسے اَور کیا چاہئے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وہ مقام ہے جو مہمان نوازی کرنے والوں کو ملتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو ہمیں اپنے مہمانوں کی خدمت کر کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ وہ معیار ہے جو ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کا قرب دلا کر ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کا موجب بنے گا۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع عطا فرما کر اللہ تعالیٰ ہمارے لئے مُفْلِحِیْنَ میں شامل ہونے کے راستے کھول رہا ہے۔ اللہ کرے کہ تمام خدمتگار، تمام کارکنان اس فیض کو حاصل کرنے والے بنیں اور جلسے کے جو انتظامات ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُن میں بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔

نمازِ جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے ایک شہید بھائی مکرم ظہور احمد صاحب کیانی کا ہے جن کو اورنگی ٹاؤن کراچی میں 21/ اگست کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا واقعہ یوں ہوا کہ ظہور صاحب 21/اگست کو اپنے کسی دوست کے ساتھ سوا گیارہ بجے گاڑی چیک کرنے کے لئے گئے۔ جس کو آپ نے صحیح کروانے کے لئے دی تھی وہ گاڑی لے کر آیا۔ گاڑی کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔ جب آپ باہر آئے تو اسی اثناء میں آپ کے پڑوسی نورالحق صاحب جو غیر از جماعت ہیں وہ بھی باہر آ گئے اور یہ تینوں گاڑی دیکھنے چلے گئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا گاڑی گھر سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی تھی۔ یہ تینوں جب کار چیک کر کے واپس آ رہے تھے تو ایک موٹر سائیکل پر دو حملہ آور آئے جن میں سے ایک نے موٹر سائیکل سے اتر کر ظہور صاحب پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے ظہور صاحب کے پڑوسی انوار الحق صاحب نے حملہ آور کے ہاتھ پر جھپٹا مارا جس سے حملہ آور کے دوسرے ساتھی نے نورالحق صاحب پر بھی فائرنگ شروع کر دی اور فرار ہو گئے۔ ظہور صاحب کی بیٹی نے جب فائرنگ کی آواز سنی تو اُس نے اوپر کھڑکی سے دیکھا کہ دو موٹر سائیکل اس طرح فائر کر کے دوڑے جا رہے ہیں۔ وہ چائے پی رہی تھی۔ کھڑکی پر کھڑی تھی۔ اُس نے چائے کا کپ حملہ آوروں پر پھینکا تو اُس پر بھی انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ گھر کی کھڑکی پر بھی فائر آ کے لگے۔ لیکن بہرحال بچی بچ گئی۔ ظہور صاحب تو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

شہادت کے وقت مرحوم کی عمر 47 سال تھی اور ان کے جو غیر از جماعت پڑوسی نورالحق صاحب تھے، وہ بھی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے بھی رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ظہور صاحب شہید کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے چچا یوسف کیانی صاحب اور مکرم محمد سعید کیانی صاحب کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ آپ دونوں کو 1936ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی تھی۔ دونوں ہی صاحبِ علم تھے اور باقاعدہ مطالعہ کرنے کے بعد بیعت کی توفیق پائی۔ پھر اُس کے بعد مرحوم شہید کے والد اور دیگر تین چچا بھی احمدیت میں شامل ہو گئے۔ ان کا خاندان پریم کوٹ مظفر آباد کشمیر سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ 1966ء میں پیدا ہوئے تھے۔ 1976ء میں کراچی شفٹ ہو گئے۔ وہیں انہوں نے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ پھر فیڈرل بورڈ آف ریونیو میں ملازمت اختیار کر لی۔ شہادت کے وقت آپ محکمہ کسٹم کے اینٹی سمگلنگ یونٹ میں بطور کلرک خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ظہور صاحب اپنی مجلس سے انتہائی تعاون کرنے والے تھے۔ انتہائی ملنسار، مالی قربانی میں صفِ اول کے مجاہدین میں شامل تھے۔ اسی طرح مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا۔ کبھی گھر آئے ہوئے مہمان کو مہمان نوازی کے بغیر واپس نہیں جانے دیتے تھے۔ ہر جماعتی عہدیدار کی عزت کرتے اور کسی بھی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیتے۔ شہید مرحوم موصی بھی تھے۔ اسی طرح تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ ان کو 2009ء میں ایک شخص کی بیعت کروانے کی بھی توفیق ملی۔ آپ کی شہادت کے بعد ہسپتال میں اور بعد میں جنازے کے موقع پر آپ کے دفتر سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور ہر ایک نے شہید مرحوم کے اعلیٰ اخلاق و عادات کی تعریف کی۔ اُن کا ایک ساتھی جو اُن کی شہادت کے بعد اُن کے جسدِ خاکی کے ساتھ رہا اُس نے رو رو کر ذکر کیا کہ شہید مرحوم انتہائی پُرشفقت اور صلح جو طبیعت کے مالک تھے۔ کام کے حوالے سے کئی مواقع پر جب ہمیں غصہ آ جاتا تو وہ ہمیں صبر کی تلقین کرتے تھے۔ اُن کے افسران نے بتایا کہ ظہور احمد کیانی ہمارا ایک بہادر اور جانباز سپاہی تھا جو بہت تھوڑے عرصے میں ہی ہر ایک کو اپنا گرویدہ کر لیتا تھا۔ آج ہم ایک اچھے ساتھی سے محروم ہوئے ہیں۔

آپ کے سسر بشیر کیانی صاحب نے بتایا کہ شہید مرحوم خاندان میں ہر ایک کی مدد کیا کرتے تھے۔ مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو وسعت دی تھی۔ لہٰذا پورے خاندان میں جب بھی کوئی ضرورت ہوتی آپ اُس کی مدد کرتے۔ خاندان کے علاوہ بھی ضرورتمند آپ کے دروازے سے خالی نہیں جاتا تھا۔ بچوں کے ساتھ بھی آپ کا تعلق انتہائی شفقت کا تھا۔ بچوں کی ضروریات کا مکمل خیال رکھتے۔ ان کی تعلیم کی فکر رہتی۔ اُن کی گہری نگرانی کرتے۔ آپ کی اہلیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو جو اتنا اچھا دل دیا تھا تو شاید اس شہادت کے لئے ہی یہ اچھا دل دیا تھا۔ بچوں کو کبھی نہیں ڈانٹتے تھے۔ کہتی ہیں کہ شہادت سے پہلے مجھے کہا کہ میری جوتی صاف کر دو۔ میں ابھی آتا ہوں۔ پھر مسکرا کر نیچے اترے۔ حملے کے بعد کہتی ہیں کہ بچوں کے ساتھ جب گھر سے باہر آئی اور اُنہیں دیکھا تو انہوں نے مجھے اور بچوں کو اُس زخمی حالت میں مسکرا کر دیکھا جیسے الوداع کہہ رہے ہوں اور پھر اپنی جان اپنے خالقِ حقیقی کے سپرد کر دی۔

بچوں کو کبھی کچھ نہیں کہتے تھے لیکن یہاں سے ایم ٹی اے پر جو میرا خطبہ جاتا تھا، بچوں کو ہمیشہ کہتے تھے یہ سننا ہے۔ اس پر بہرحال ناراضگی کا بھی اظہار کرتے تھے کہ خطبہ کیوں نہیں سنا۔ ان کی بڑی پابندی تھی۔ بیٹیوں کے ساتھ خاص شفقت اور محبت کا سلوک تھا۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ طاہرہ ظہور کیانی صاحبہ ہیں۔ اس کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ عمران کیانی بیس سال کی عمر ہے۔ کامران کیانی چودہ سال۔ سرفراز تین سال۔ اسی طرح بیٹیاں ہیں نورالصباح سولہ سال، نورالعین چودہ سال، عطیۃ المجیب سات سال، فائقہ ظہور پانچ سال۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ان کی اہلیہ کو حفاظت میں رکھے۔ ان کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بِکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

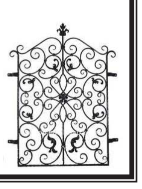

RIC
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بقیہ: دورہ سنگاپور از صفحہ ۲

اس بات کا اظہار کیا کہ ہم سب سے پہلے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور احسان مند ہیں کہ ہم یہاں آئے اور ہمیں حضور انور سے ملاقات کا موقع عطا ہوا۔ حضور نے انتہائی تحمّل اور توجہ سے ہمارے سوال سنے اور پھر ہر سوال کا تفصیل سے جواب دیا۔ حضور انور نے جو باتیں کیں وہ یہ تھیں کہ ہم کس طرح مسلمانوں کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔ حضور نے جو فرمایا بالکل درست اور صحیح فرمایا کہ صرف یہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی طرف واپس چلے جائیں۔ موصوف نے کہا حضور ایک روحانی شخصیت ہیں۔ آپ کی شخصیت نے ہم پر گہرا اثر ڈالا ہے، انسان حضور سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

❁... UNO میں شعبہ تعلیم کے تحت کام کرنے والے دوست YUL OLAYA صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح سے مل کر یہ احساس ہوا کہ اتنی عظیم روحانی شخصیت ہونے کے باوجود حضور اپنے آپ کو ہم سے علیحدہ نہیں سمجھتے۔ یوں لگا کہ حضور میرے لئے میرے باپ کی طرح ہیں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ حضور کے پاس مزید بیٹھوں۔ جب مَیں تصویر کے لئے کھڑا ہوا تو حضور نے میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اور بڑی دیر تک پکڑے رکھا۔ جس سے مجھے یہ احساس ہوا کہ حضور ہمیں چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اب ہم حضور کے ہی ہو گئے ہیں۔

❁... میڈیکل ٹیکنالوجسٹ CAESER JIMLOK صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں یقین نہیں تھا کہ حضور جیسی عظیم شخصیت اپنی سخت مصروفیت کے باوجود ہمیں بہت زیادہ وقت دیں گے۔ حضور نے ہمیں 45 منٹ وقت دیا اور ہماری ہر بات کو سنا اور تسلّی بخش جوابات دیئے۔ ہم نے حضور سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم حضور کی مزاح کی حِس سے بھی بہت محظوظ ہوئے۔

❁... ملک فلپائن کے سابق سیکرٹری ایجوکیشن BARATUCAL CAUDANG نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفۃ المسیح سے یہ میری دوسری ملاقات تھی (قبل ازیں یہ دوست حضور انور سے لندن میں مل چکے ہیں) مَیں نے دیکھا ہے کہ حضور انور کے دل میں ہمارے لئے ہمدردی ہے۔ حضور نہایت صبر اور حوصلہ سے بات سنتے ہیں اور پھر بات کرنے والے کی تسلّی کرواتے ہیں اور سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ حضور انور سے مل کر یہ احساس ہوتا ہے کہ ایک مسلمان لیڈر کا رویّہ کیسا ہونا چاہئے۔ حضور کا رویّہ تمام مسلمان لیڈروں کے لئے نمونہ ہے۔ اگر سب کا ایسا رویّہ ہو تو ہمارے تمام مسائل حل ہو جائیں۔ موصوف نے کہا جس طرح ابوسفیان نے ھرقل کے دربار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں شہادت دی تھی اور سچی باتیں کہی تھیں آج اس طرح ہم بھی خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں شہادت دیتے ہیں کہ یہ جماعت غالب آنے والی ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں پر ظلم ہوتا تھا آج اسی طرح جماعت احمدیہ پر ظلم ہو رہا ہے۔ جس طرح اسلام کو پہلے زمانہ میں فتح حاصل ہوئی آج اُسی طرح جماعت احمدیہ کو بھی فتح حاصل ہوگی جو کہ یقینی ہے اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی رہے ہیں۔ جب احمدیت کو عظیم الشان فتح حاصل ہوگی تو ہم بھی اس میں شامل ہوں گے۔

❁... فلپائن سے ایک نومبائع فلپائنی دوست عبدالوہاب صاحب بھی آئے تھے اور ملاقات کے موقع پر اس وفد میں شامل تھے۔ موصوف پہلے عیسائی تھے۔ پھر وہابیوں کی تبلیغ کی وجہ سے اسلام قبول کیا بعد میں احمدیوں سے رابطہ ہوا۔ اور احمدیت کے سچے اور حقیقی پیغام نے دل پر اثر کیا تو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

موصوف نے بتایا کہ جب سے مجھے علم ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سنگاپور آ رہے ہیں مَیں اُسی وقت سے سنگاپور آنے کا پروگرام بنا رہا تھا۔ آج میری خوشی کا ٹھکانہ نہیں ہے کہ جب مَیں ملاقات کے لئے حضور انور کے دفتر میں داخل ہوا تو حیران رہ گیا۔ حضور انور کا چہرۂ مبارک بہت نورانی تھا۔ حضور انور ہم میں گھل مل گئے اور ہمارا حال دریافت فرمایا۔ حضور انور نے مجھے اپنے گلے بھی لگایا، یہ لمحہ میری زندگی کا انتہائی بابرکت لمحہ تھا جسے مَیں کبھی بھول نہ پاؤں گا۔ حضور انور نے مجھے ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کی انگوٹھی عطا فرمائی اور میری تین بیویوں کے لئے بھی تین انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔ میرے لئے خوشی کی انتہا نہیں تھی۔ مجھے وہ کچھ مل گیا جس کا مَیں نے اپنی زندگی میں تصوّر بھی نہیں کیا تھا۔

آج شام کے اس سیشن میں ملاقاتوں کا یہ پروگرام جو کہ چھ بجے شروع ہوا تھا پونے نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجے مسجد طٰہٰ تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

25 ستمبر بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن مرکز اور دوسرے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ میں تشریف لائے اور مختلف ممالک سے آنے والی فیملیز اور احباب کے ساتھ ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج مجموعی طور پر 54 فیملیز کے 311 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان 54 فیملیز میں سے 23 فیملیز ملک ملائشیا سے آئی تھیں جبکہ 22 فیملیز کا تعلق انڈونیشیا سے تھا جو دُور دراز کے جزائر سے سفر کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ اس کے علاوہ آج انڈیا، برما اور کینیڈا سے آنے والے افراد اور فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی اور ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ طلباء و طالبات نے حضور انور کے دست مبارک سے قلم حاصل کئے اور بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

سنگاپور، انڈونیشیا، ملائشیا، تھائی لینڈ اور

میانمار (برما) کی لجنہ اماء اللہ کی نیشنل مجالس عاملہ کی ممبرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی میٹنگ

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سنگاپور، نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ملائشیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اجتماعی میٹنگ شروع ہوئی۔ اس میٹنگ میں تھائی لینڈ اور میانمار (برما) سے نیشنل مجالس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی آنے والی ممبرات بھی شامل ہوئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے ان پانچوں ممالک سے ان کی لجنہ اور ناصرات کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان ممالک کی لجنہ سے بیعت کرنے والی خواتین کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ ہر ملک میں نومبایعات کی تعداد کیا ہے اور کیا وہ سب آپ کے رابطہ میں ہیں اور آپ کا ان کے ساتھ تعلق قائم ہے۔

اس پر صدر صاحبہ لجنہ انڈونیشیا نے بتایا کہ ہماری نومبایعات کی تعداد 94 ہے اور ہمارا ان کے ساتھ رابطہ ہے اور ان کو ہم نظام کا حصہ بنا رہے ہیں۔ صدر صاحبہ ملائشیا نے بتایا کہ گزشتہ سالوں کی نومبایعات کی تعداد 19 ہے اور ہم رابطہ رکھتے ہیں۔ صدر صاحبہ سنگاپور نے بتایا کہ گزشتہ سالوں کی نومبایعات کی تعداد 5 ہے اور سبھی رابطہ میں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ کی تمام سیکرٹریان اور عہدیداران اپنا لجنہ کا کانسٹی ٹیوشن پڑھیں۔ ہر سیکرٹری کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ اُس کے شعبہ کے کیا کیا کام ہیں۔ اُس کی کیا ذمہ داری ہے، کیا فرائض ہیں، ہر ایک سیکرٹری اور عہدیدار کانسٹی ٹیوشن کے مطابق اپنی ذمہ داری ادا کرے۔

ممبرات کے سوالات کے جوابات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے لجنہ کی ان عہدیداران نے بعض مختلف سوالات پوچھے۔

❁... **ایک سوال یہ تھا کہ کیا 16 سال کی عمر کے کسی فرد کی بیعت لی جا سکتی ہے؟** اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 16 سال کی عمر کی بچی کی بیعت ابھی نہ لیں کیونکہ وہ Dependant ہے۔ آزادانہ فیصلہ کرنے کی ابھی مجاز نہیں ہے۔ تاہم اس سے رابطہ رکھا جا سکتا ہے بلکہ رابطہ قائم رہنا چاہئے۔ جب وہ کم از کم اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچے اور Mature ہو اور ملکی قانون کے مطابق اپنا فیصلہ کرنے میں خودمختار ہو اور جو مشکلات پیش آ سکتی ہیں انہیں برداشت کر سکے تو پھر بیعت لی جا سکتی ہے۔

❁... اس سوال کے جواب پر کہ **ناصرات کے اجلاس میں عہد کون دہرائے گا؟** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر نیشنل صدر لجنہ موجود ہے تو وہ یہ عہد دہرائے گی، اگر وہ موجود نہیں ہے تو پھر لوکل صدر لجنہ عہد دہرائے گی۔ اگر لوکل صدر لجنہ بھی موجود نہیں تو پھر سیکرٹری ناصرات عہد دہرائے گی۔

❁... **ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا ہم غیر احمدیوں کے مذہبی پروگراموں میں شامل ہو سکتے ہیں، مثلاً قرآن کریم کی تلاوت کا پروگرام ہے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہو سکتے ہیں۔ اگر ہمیں ان کی طرف سے ان کے کسی پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت موصول ہوتی ہے اور جو پروگرام ہو رہا ہے وہ کسی بدعت کی صورت میں ہے تو پھر ہم اس میں شامل نہیں ہوں گے۔ تاہم اگر ہم ان کے کسی مذہبی پروگرام میں پہلے سے ہی موجود ہیں اور وہاں کھانا وغیرہ دیا جا رہا ہے تو ہم کھانا بھی کھا سکتے ہیں، تلاوتِ قرآن کریم کا پروگرام ہے تو اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس طرح ہم ان کو بتا رہے ہوں گے کہ ہمارا بھی یہی قرآن ہے جس کی ہم ہر روز تلاوت کرتے ہیں۔

❁... **حضور انور نے فرمایا: لجنہ اماء اللہ کو بھی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے چاہئیں اور ان میں غیر احمدیوں کو بلانا چاہئے۔**

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ ان کے کسی پروگرام میں مدعو ہیں اور آپ سے درخواست کی گئی ہے کہ کچھ کہیں یا کوئی نظم پڑھیں تو آپ کو نعتیہ نظم مثلاً ''علیک الصلوٰۃ، علیک السلام'' وغیرہ پڑھنی چاہئے۔

❁... **اس سوال کے جواب میں کہ کیا ہم اپنے بچوں کو غیر احمدی اساتذہ کے پاس قرآن کریم پڑھنے کے لئے بھجوا سکتی ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن صرف ایک صورت ایسی ہے کہ آپ کا گھر اپنی مسجد سے بہت دُور کے فاصلہ پر ہے اور یہ انتہائی ایسی مجبوری ہے کہ اتنے فاصلہ سے بچے کو روزانہ مسجد بھجوایا نہیں جا سکتا تو پھر ایسی خاص حالت میں اجازت دی جا سکتی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ آپ مکمل طور پر اس بات پر نظر رکھیں گی کہ غیر احمدی پڑھانے والا، کسی لحاظ سے بھی اپنے عقیدہ، خیالات کا اثر بچے پر تو نہیں ڈال رہا اور بچے اس کے خیالات کے حامی تو نہیں بن رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے کسی گزشتہ خطبہ جمعہ میں تمام مبلغین اور مربیان کو ہدایت کی تھی کہ وہ بچوں کو قرآن کریم پڑھائیں اور باقاعدہ کلاسز کا اہتمام کریں تا کہ بچے کسی غیر احمدی کے پاس نہ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کو بھی ایسے پروگرام کرنے چاہئیں جن میں وہ قرآن کریم پڑھائیں، سکھائیں۔ اور ایسے پروگرام ہوں کہ کسی بچہ کو بھی قرآن کریم سیکھنے کے لئے کسی غیر احمدی کے پاس جانے کی کوئی مجبوری نہ رہے۔

❁... **ایک ممبر نے یہ سوال کیا کہ کیا قرآن کریم پڑھتے ہوئے تجوید کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب آپ عربی الفاظ کا صحیح تلفظ اس حد تک ادا کر رہی ہیں کہ ان الفاظ کے معانی تبدیل نہیں ہوتے تو پھر یہ قرآن کریم کی اچھی تلاوت ہے۔

❁... **اس سوال کے جواب میں کہ اگر والدین ماں اور باپ دونوں کام کر رہے ہیں اور دونوں کی آمد ہو تو پھر بچوں کی طرف سے چندہ کون ادا کرے گا؟**

حضور انور نے فرمایا: خاوند ادا کرے گا۔ قرآن کریم میں یہی تعلیم بیان ہوئی ہے اور گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کے اخراجات وغیرہ کی ذمہ داری مرد پر ہے، مرد کو قوّام بنایا گیا ہے۔ مرد کی اپنی بیوی کی جائیداد اور دولت پر نظر نہیں ہونی چاہئے۔ اگر مرد کے پاس کوئی کام نہیں ہے، وہ فارغ بیٹھا ہے تو تب بھی بیوی کو زبردستی مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ گھر کے اخراجات اٹھائے۔ ہاں باہمی رضامندی سے بیوی گھر کی ضروریات پوری کر سکتی ہے۔

✿... ایک سوال یہ کیا گیا کہ نومبایعین کے لئے تین سال کا عرصہ کا عرصہ رکھا گیا ہے۔ اگر یہ تین سال گزرنے پر بھی کسی کی کوئی خاص پراگرس نہ ہو تو ہمیں ہدایت ہے کہ اس کو مزید ایک سال کے لئے نومبایع رکھو۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جب کسی نے ایک دفعہ بیعت کرلی ہے تو اس کو احمدی ہی کہا جاتا ہے۔ اس کو نومبایع کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک صرف انتظامی اصطلاح ہے، جو انتظامی امور کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس تین سالہ پیریڈ میں ایک سال کے اضافہ کی ضرورت نہیں ہے اور کوئی ہدایت میری طرف سے نہیں ہے۔

✿... اس سوال کے جواب میں کہ اگر کوئی ازخود بیعت کرنے کے لئے کہے تو کیا اس کی بیعت لے لی جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آجکل بعض لوگ انٹرنیٹ، MTA کے ذریعہ جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے ہیں اور جب وہ اپنی تحقیق کرنے کے بعد مطمئن ہوتے ہیں تو پھر بیعت کے لئے کہتے ہیں۔ جماعتی طور پر بھی اس کا جائزہ لیا جاتا ہے اور پھر ان کی بیعت قبول کی جاتی ہے۔

✿... لجنہ کی ایک عہدیدار نے سوال کیا کہ **اگر مربی سلسلہ کے ذریعہ کسی خاتون کی بیعت ہو اور لجنہ کو بیعت کے بعد ہی اس کا علم ہو تو کیا ہم اس بیعت کو قبول کرلیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر جماعتی نظام کسی کی بیعت کو قبول کر لیتا ہے تو پھر لجنہ کو بھی اس کے مطابق ہی کرنا چاہئے۔

✿... ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا ہم اُس احمدی خاتون سے چندہ وصول کرسکتے ہیں جو کسی غیر احمدی شخص سے شادی کرلے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی بھی احمدی خاتون کو غیر احمدی شخص سے شادی کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ جب کوئی احمدی خاتون غیر احمدی شخص سے شادی کرے گی تو اپنے خاوند کے طریق پر چلے گی اور اُسی کو Follow کرے گی۔ اس لئے غیر احمدی شخص سے شادی کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اگر کوئی احمدی خاتون ایسا کرتی ہے تو پھر اُس سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **احمدی مردوں کو بھی احمدی عورتوں سے شادی کرنی چاہئے لیکن اگر کوئی شخص کسی غیر احمدی خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہے تو پھر اُس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی باقاعدہ مرکز سے اجازت لے۔**

✿... ایک سوال یہ کیا گیا کہ اگر باپ احمدی ہے اور ماں غیر احمدی ہے تو کیا بچے احمدی تصور کئے جائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بچے احمدی ہی تصور ہوں گے کیونکہ بچے باپ کو Follow کریں گے، باپ کے تابع ہوں گے۔ اگر بچے ماں کے پاس ہیں اور ماں کے زیر سایہ پرورش پارہے ہیں تو پھر بالغ ہونے کے بعد ان سے پوچھا جائے گا کہ وہ باپ کے ساتھ ہیں یا ماں کے ساتھ ہیں۔ اگر وہ کہیں کہ باپ کے ساتھ ہیں تو پھر ان سے بیعت لی جائے گی۔ آجکل MTA کے ذریعہ انٹرنیشنل بیعت کا نظام بھی ہے۔ بچے اس بیعت میں شامل ہوسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر ماں اور باپ دونوں احمدی ہیں اور بچے پیدائشی احمدی ہیں تو پھر انہیں دوبارہ بیعت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حضور انور نے فرمایا جب ایک خلیفہ کی وفات ہوجاتی ہے تو پھر ہر شخص کو نئے آنے والے خلیفہ کی بیعت کرنی پڑتی ہے۔

✿... اس سوال کے جواب میں کہ **کیا ایک احمدی عمرہ اور حج کے لئے غیر احمدی گروپ میں شامل ہوسکتا ہے؟** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شامل ہوسکتا ہے لیکن اپنی علیحدہ نماز پڑھے گا۔ کیونکہ اس گروپ کے غیر احمدی امام نے اس زمانے کے امام کو قبول نہیں کیا۔ اس لئے اس امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

✿... ایک سوال یہ کیا گیا کہ **کیا ایک شخص جو رمضان میں روزے نہیں رکھ سکا وہ فدیہ بھی دیتا ہے اور پھر بعد میں روزے بھی رکھے گا؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر کوئی خاتون رمضان میں روزے نہیں رکھ سکی یا اُس کے کچھ روزے رہ گئے ہیں تو وہ فدیہ بھی دیتی ہے اور بعد میں توفیق ملنے پر روزے بھی رکھتی ہے۔ لیکن ایسی خاتون جو حاملہ ہے یا مُرضعہ ہے (یعنی بچے کو دودھ پلا رہی ہے) تو وہ صرف فدیہ ہی دے گی کیونکہ وہ قریباً اڑہائی سال تک روزے نہیں رکھ سکے گی۔

✿... ایک سوال یہ کیا گیا کہ **کیا ایسی عورت جو پردہ نہیں کرتی صدر حلقہ منتخب ہوسکتی ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسی عورت جو پردہ نہیں کرتی صدر حلقہ منتخب نہیں ہوسکتی۔ حضور انور نے فرمایا: جو بھی خواتین جماعتی عہدیدار ہیں ان کا معیار اور کردار اعلیٰ اور مثالی ہونا چاہئے وہ دوسری خواتین کے لئے ایک نمونہ ہوں۔

✿... ایک سوال یہ کیا گیا کہ **کیا خواتین Abaya یعنی ایسا لمبا کھلا گاؤن پہن سکتی ہیں جس پر چمکدار چیزیں لگی ہوں جو دوسروں کو متوجہ کرتی ہوں۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جو پردہ ہے وہ پردہ ہی رہنا چاہئے یعنی ایسا لباس نہ ہو کہ دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرے۔ سادہ لباس ہونا چاہئے۔ پردہ کی خاطر جو گاؤن استعمال کیا جارہا ہے وہ بھی Attractive نہیں ہونا چاہئے۔ اصل چیز نیّت ہے اور وہ پردہ کی ہی نیت ہونی چاہئے نہ کہ کسی دکھاوے اور خوبصورتی کی۔

✿... ایک سوال یہ کیا گیا کہ اگر لجنہ کی طرف سے کوئی Co-operative Scheme شروع ہو تو کیا مرد احباب کو اُس میں حصہ لینے کی اجازت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اجازت نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ پروگرام جماعت کی طرف سے ہو تو پھر ہر کوئی شامل ہوسکتا ہے۔

مختلف ممالک کی نیشنل مجالس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔

سنگاپور، انڈونیشیا، ملائشیا، تھائی لینڈ، فلپائن اور میانمار (برما) کی نیشنل مجالس عاملہ انصاراللہ کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی میٹنگ

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ سنگاپور، نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ انڈونیشیا اور نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ ملائشیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ اس میٹنگ میں تھائی لینڈ، فلپائن اور میانمار (برما) کی نیشنل مجالس عاملہ انصاراللہ کے بعض عہدیداران بھی شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

✿... سب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تھائی لینڈ کی عاملہ انصاراللہ کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کی ساری عاملہ نے انصاراللہ کا دستور اساسی پڑھ لیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ سب پڑھیں، عاملہ کا ہر ممبر پڑھے، اگر اس کا تھائی زبان میں ترجمہ نہیں ہوا تو اس کا ترجمہ کریں۔ ہر قائد کو علم ہونا چاہئے کہ اُس کے سپرد جو شعبہ ہے، اُس کی کیا ذمّہ داریاں ہیں۔ کیا کام ہیں۔ ہر ایک اس کے مطابق اپنے پروگرام بنائے۔

✿... فلپائن اور میانمار (برما) کے ممبران کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہی ہدایات فرمائی کہ آپ کی عاملہ کے ہر ممبر کو، ہر قائد کو انصاراللہ کا دستور اساسی پڑھنا چاہئے۔ برما کو یہ بھی ہدایات فرمائی کہ اپنے دستور اساسی کا برمی زبان میں ترجمہ بھی کروائیں۔

✿... انڈونیشیا، سنگاپور اور ملائشیا کی مجالس عاملہ انصاراللہ کے قائدین سے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سبھی نے اپنا دستور اساسی پڑھ لیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا عاملہ کا ہر ممبر پڑھے۔ عاملہ کے ہر ممبر کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ اس کی کیا ڈیوٹی ہے۔

✿... **صدر صاحب مجلس انصاراللہ سنگاپور** کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ لندن سے انصاراللہ کا کانسٹی ٹیوشن منگوائیں اور ہر عاملہ ممبر اپنے شعبہ کے فرائض پڑھے اور اس کے مطابق ہر شعبہ اپنا پلان بنائے اور آپ اپنے ہر قائد کو Active کریں اور فعال بنائیں۔

✿... صدر صاحب انصاراللہ ملائشیا کو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے سب قائدین بھی کانسٹی ٹیوشن کو پڑھیں۔ اس میں ہر شعبہ کے لئے گائیڈ لائن ہے۔ ہر قائد کو علم ہونا چاہئے کہ اس کی ڈیوٹی کیا ہے۔ سب پڑھیں اور اس کے مطابق اپنے شعبہ کی پلاننگ کریں۔

✿... صدر صاحب انصاراللہ انڈونیشیا نے بتایا کہ ہمارا سالانہ اجتماع امسال نومبر میں ہو رہا ہے۔ امسال صدر مجلس انصاراللہ کا انتخاب بھی ہے اس کی اجازت کے لئے لکھا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ امیر صاحب انڈونیشیا عبدالباسط صاحب آپ کا انتخاب کروائیں گے۔

سنگاپور کے صدر صاحب سے بھی حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی ٹرم کب ختم ہو رہی ہے۔ صدر صاحب انصاراللہ نے بتایا کہ پہلی ٹرم ہے جو اس سال مکمل ہو رہی ہے۔ حضور انور نے ہدایات فرمائی کہ حسن بصری صاحب مبلغ انچارج سنگاپور آپ کا انتخاب کروائیں گے۔

ملائشیا کے صدر مجلس انصاراللہ نے بتایا کہ ملائشیا میں امسال صدر مجلس انصاراللہ کی دو سالہ ٹرم ختم ہو رہی ہے اور اس سال انتخاب ہے اور موجودہ صدر کی یہ تیسری ٹرم ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک صدر دو دو سال کی تین ٹرم تک جاسکتا ہے یعنی چھ سال تک۔ اس کے بعد انتخاب میں اس کا نام پیش نہیں ہوسکتا، نیا صدر منتخب ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نئے صدر کی ایک ٹرم کے بعد اگر لوگ پسند کریں کہ سابقہ صدر دوبارہ آئے تو اِس ایک ٹرم کے بعد سابقہ صدر دوبارہ منتخب ہوسکتا ہے اور اُس کا نام صدارت کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے۔

سابقہ صدر کو چوتھی ٹرم دیئے جانے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نائب صدر مجلس کے تحت میٹنگ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”سانپ کے زہر کی طرح انسان میں بھی زہر ہے۔ اس کا تریاق دُعا ہے۔ جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۱)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

میں اگر مجلس عاملہ یہ تجویز دے کہ صدر نے بہت اچھا کام کیا ہے اس کو چوتھی ٹرم کے لئے موقعہ دیا جائے تو یہ معاملہ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اجازت کے لئے پیش ہوتا ہے۔ پھر یہ خلیفۃ المسیح کا اختیار ہے کہ منظوری دے یا نہ دے۔ حضور انور نے فرمایا بہتر یہی طریق ہے کہ تین ٹرم پوری ہونے کے بعد نیا صدر منتخب ہو۔

... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اصولی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمام ذیلی تنظیمیں انصار، خدام اور لجنہ براہ راست مجھ سے رابطہ کریں گی۔ یہ تینوں ذیلی تنظیمیں براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہیں اور جماعت کی Main Stream کا حصہ بھی ہیں۔**

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب ذیلی تنظیموں کا قیام فرمایا تھا تو آپؓ نے ذیلی تنظیموں کے قیام کا یہ مقصد بیان فرمایا تھا کہ اگر جماعت کا نظام کمزور ہو اور ذیلی تنظیمیں یا کوئی بھی ایک ذیلی تنظیم فعال ہو تو جماعت ترقی کرتی رہتی ہے۔ اگر ذیلی تنظیمیں مستعد اور فعّال نہ ہوں لیکن جماعتی نظام Active ہو تو تب بھی جماعت آہستہ آہستہ آگے بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن اگر جماعتی نظام بھی فعّال ہو اور ذیلی تنظیمیں بھی فعّال اور مستعد ہوں تو پھر جماعت کئی گنا تیزی سے ترقی کرتی ہے اور جماعت کا قدم غیر معمولی طور پر آگے بڑھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: تینوں ذیلی تنظیمیں اپنی ماہانہ رپورٹس براہ راست مجھے بھجوایا کریں۔ لندن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تینوں ذیلی تنظیموں کے شعبے ہیں، ان کے آفسز ہیں جو سارا ریکارڈ رکھتے ہیں اور رپورٹس پر باقاعدہ حضور انور کی ہدایات بھجوائی جاتی ہیں۔

... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انڈونیشیا کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انڈونیشیا میں تین ہزار سے زائد جزائر ہیں۔ **آپ تبلیغ کے لئے ایسے چھوٹے جزیروں کا انتخاب کریں جہاں مخالفت نہیں ہے۔** ایک جزیرہ کا انتخاب کرلیں اور وہاں مضبوط جماعت قائم کریں۔ اسی طرح ایسے جزائر جہاں عیسائیوں کی آبادی زیادہ ہے اور مولویوں کا اثر نہیں ہے وہاں بھی تبلیغ کے پروگرام بنائیں اور باقاعدہ پلاننگ کرکے کام کریں۔

... **حضور انور نے فرمایا جو انصار اللہ کا چندہ نہیں دیتے وہ جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبرز بھی نہیں بن سکتے اور نہ ہی مجلس انصار اللہ کی عاملہ کے ممبرز بن سکتے ہیں۔**

... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ سنگاپور کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنا پروگرام بنائیں اور جماعت کی نیشنل مجلس عاملہ اپنا پروگرام بنائے۔ اگر کوئی پروگرام اجتماعی طور پر کرنا ہے تو باقاعدہ اپنی رپورٹس میں ذکر کریں کہ خدام، انصار اور جماعت نے مل کر اکٹھا یہ پروگرام کیا ہے۔ لیکن ذیلی تنظیموں کے اپنے علیحدہ پروگرام بھی ہونے چاہئیں۔

... حضور انور نے فرمایا: اگر مجلس انصار اللہ اپنا کوئی پروگرام بنارہی ہے۔ اپنے کسی جلسہ کا پروگرام ہے یا اجتماع کا پروگرام ہے **تو پروگرام بناتے ہوئے یہ دیکھیں کہ جماعت کے پروگرام سے Clash نہ ہو۔** اگر جماعت کے پروگرام سے متصادم ہے تو پھر جماعتی پروگرام کو اوّلیت ہوگی۔ آپ اپنا پروگرام کسی اور تاریخ میں رکھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا مثلاً آپ نے کسی گاؤں یا چھوٹے علاقہ میں اپنا تبلیغ کا پروگرام رکھا ہے۔ دوسری طرف اسی علاقہ میں جماعت نے بھی اپنا پروگرام بنایا ہوا ہے تو پھر جماعت کا پروگرام ہوگا، آپ کا نہیں۔ آپ سب جماعت کے پروگرام میں شامل ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پروگراموں کے لئے دن معین کرنے کا طریق یہ ہے کہ سال کے شروع میں امیر صاحب نیشنل صدر صاحب جماعت کے ساتھ مل کر ایک کیلنڈر بنالیں جس میں باہمی مشورہ کے ساتھ جماعتی پروگرام اور ذیلی تنظیموں کے پروگرام کے دن بھی معین ہوجائیں۔ پروگرام معین کرتے ہوئے پہلے جماعت کے پروگرام آرگنائز ہوں گے اس کے بعد باقی دنوں میں ذیلی تنظیموں کے پروگرام معین کرلیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو بھی بڑی جماعتیں ہیں یوکے وغیرہ انہوں نے یہ کیلنڈر بنائے ہوئے ہیں۔ صرف سینٹرل لیول پر نہیں بنائے بلکہ لوکل لیول پر بھی بنائے ہوئے ہیں اور ہر گھر میں یہ کیلنڈر دیا ہوا ہے۔ انصار، خدام اور لجنہ کا ہر ممبر جانتا ہے کہ ہمارا پروگرام کب ہے، انصار کا پروگرام کس دن کیا ہے، خدام کا کب ہے اور لجنہ کا کب ہے اور کیا پروگرام ہے۔ ہر ماہ، ہر ایک کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ کیا پروگرام ہیں۔

... **ملائشیا** کے صدر مجلس انصار اللہ نے بتایا کہ ہمارے 171 انصار ہیں اور اس تعداد کا پچاس فیصد موصی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنی تعداد اَور بڑھائیں اور آئندہ سال تک یہ تعداد ایک ہزار ایک سو اکہتر تک لے جائیں اور پھر اسی نسبت سے اضافہ کرتے رہیں۔

... **میانمار (برما)** کی مجلس عاملہ انصار اللہ کے ایک ممبر نے بتایا کہ ہم حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدہ اردو زبان میں سنتے ہیں اور تبلیغ کے حوالہ سے بتایا کہ صدر صاحب جماعت کی طرف سے انصار، خدام اور لجنہ کو باقاعدہ تبلیغ کا ٹارگٹ دیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا **جو جماعتیں Active ہیں وہ صرف تبلیغ کا ہی ٹارگٹ نہیں دیتیں بلکہ تحریک جدید اور وقف جدید کا ٹارگٹ بھی دیتی ہیں۔** جماعتی طور پر ان تحریکات میں جو چندہ لیا جاتا ہے وہ علیحدہ ہے۔ ذیلی تنظیمیں اس کے علاوہ اپنا ٹارگٹ پورا کرتی ہیں۔ جماعت یوکے نے لجنہ اماء اللہ یوکے کو دو لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ کا ٹارگٹ دیا تھا۔ مَیں نے بڑھا کر تین لاکھ پچیس ہزار کردیا جو لجنہ یوکے نے پورا کردیا۔

... صدر صاحب مجلس انصار اللہ انڈونیشیا نے بتایا کہ 3200/ انصار تحریک جدید چندہ کے نظام میں شامل ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا آپ اپنی تجنید درست کریں اور اپنے سب انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ آپ کے انصار کی تعداد تو بیس ہزار تک ہونی چاہئے۔

... حضور انور نے صدر صاحب انصار اللہ ملائشیا کو فرمایا کہ آپ کی گیارہ مجالس ہیں۔ ہر مجلس کی عاملہ کا ہر ممبر سال میں ایک بیعت کروائے تو آپ کی سال میں 133 بیعتیں ہوجائیں گی۔ یہی ہدایت انڈونیشیا، سنگاپور اور باقی ممالک کے لئے بھی ہے کہ ہر مجلس کی عاملہ کا ہر ممبر سال میں کم از کم ایک بیعت کروائے۔

... حضور انور نے فرمایا کہ تھائی لینڈ والے اور فلپائن والے بھی اب منظم ہوکر کام کریں۔

... صدر صاحب انصار اللہ **ملائشیا** نے عرض کیا کہ ملائشیا میں جو پاکستانی احمدی ہیں ان میں بہت سے چندہ ملائشیا میں ادا نہیں کرتے بلکہ پاکستان میں ادا کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک تو کوئی پاکستانی احمدی نہیں ہے۔ احمدی، احمدی ہے خواہ کسی بھی ملک کا ہو، دوسرے جو پاکستان سے ملائشیا آرہے ہیں وہ آپ کے لئے مثال نہیں ہیں۔

باقی جہاں تک چندہ کی ادائیگی کا سوال ہے تو اس کے لئے اصول یہ ہے کہ جو شخص جہاں بھی رہتا ہے اور جہاں مقیم ہے اور آمد بھی ہورہی ہے تو وہیں اپنے قیام کے علاقہ میں، جماعت میں چندہ دیتا ہے۔ اگر ملائشیا میں آمد ہورہی ہے تو پھر ملائشیا میں ہی چندہ دینا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب انصار اللہ ملائشیا کو ایک انتظامی ہدایت فرمائی کہ ایسے احباب کی جو ملائشیا میں رہتے ہوئے چندہ پاکستان میں ادا کررہے ہیں ایک جائزہ فہرست پیش کی جائے۔

... میٹنگ میں نومبایع کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نومبایع تین سال کے لئے ہوتا ہے اس کے بعد جماعت کی Main Stream میں آجاتا ہے۔ اگر وہ تین سال میں مستعد اور فعّال نہیں ہوسکا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پروگرام اور کوششیں منظم نہیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہر نئے آنے والے کو آپ نے جماعت کی Main Stream میں لانا ہے۔

... ملائشیا کے ممبران نے بتایا کہ آجکل ملائشیا میں ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ مولویوں نے کہا ہے کہ غیر مسلم، عیسائی ''اللہ'' کا لفظ استعمال نہیں کرسکتے اور کورٹ نے بھی اسی طرح کا فیصلہ دیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب قرآن کہتا ہے کہ 'تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ'، (آل عمران: 65) کہ اے اہل کتاب! ''اُس کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی اَور کی عبادت نہ کریں''۔ پس جب قرآن کریم کہتا ہے کہ سب مذاہب ''اللہ'' کا لفظ استعمال کرسکتے ہیں تو پھر مسلمان کس طرح کہتے ہیں کہ عیسائی، غیر مسلم نہیں کرسکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عیسائیوں کو قرآن کریم کی یہ آیت بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حق دیا ہے کہ ''اللہ'' کا لفظ استعمال کرو۔ تو پھر وہ آگے خود ہی اس معاملہ کو اٹھائیں۔

مختلف ممالک کی نیشنل مجالس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ سات بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر اِن مجالس عاملہ نے ممالک وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

سنگاپور، انڈونیشیا، ملائشیا، میانمار (برما) اور تھائی لینڈ کی نیشنل مجالس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سنگاپور، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ انڈونیشیا اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ملائشیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ اس میٹنگ میں میانمار (برما) اور تھائی لینڈ کی نیشنل مجالس عاملہ کے بعد عہدیداران بھی شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور نے نائب صدر خدام الاحمدیہ برما سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ واپس جاکر اپنے صدر صاحب سے کہیں کہ خدام الاحمدیہ کا دستور اساسی خود بھی پڑھیں اور اپنی ساری عاملہ کو بھی پڑھائیں۔ سب مہتممین کو علم ہونا چاہئے کہ ان کے کیا کیا فرائض اور ذمّہ داریاں ہیں۔

... **تھائی لینڈ** کے ممبران عاملہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ خدام کے دستور اساسی کا تھائی زبان میں ترجمہ کریں اور عاملہ کے ممبران اس کو پڑھیں اور پھر اس کے مطابق اپنے اپنے شعبوں میں کام کی پلاننگ کریں اور اس کے مطابق اپنے فرائض ادا کریں۔

انڈونیشیا، سنگاپور اور ملائشیا کی عاملہ کے ممبران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ کیا آپ سب نے اپنا دستور اساسی پڑھ لیا ہے۔ کیا سب جانتے ہیں کہ ان کی کیا ڈیوٹیاں ہیں اور کیا فرائض ہیں؟ حضور انور نے صدران مجالس کو فرمایا کہ آپ پوری طرح تسلّی کرلیں کہ آپ کی عاملہ کے ہر ممبر نے یہ دستور اساسی پڑھ لیا ہے اور اس کو پتہ ہے کہ اس کے شعبہ کے کیا کیا کام ہیں۔

... صدر مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کسی علاقہ میں تین چار ممبران سے زائد ہوں اور وہ کسی بڑی مجلس سے دُور ہوں، زیادہ فاصلے ہوں تو پھر اس علاقہ میں ان ممبران کی علیحدہ مجلس بنالیں اور صرف ایک قائد بنالیں، باقی عاملہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ خدام کسی بڑی مجلس کے نزدیک ہیں تو پھر ان کی علیحدہ مجلس بنانے کی ضرورت نہیں ہے، یہ ساتھ والی بڑی مجلس سے منسلک ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں کسی ایک شہر میں ایک ہزار سے زائد خدام ہیں تو وہاں ان کی دو مجالس بنادیں اور دو قائد مقرر کردیں۔ جکارتہ شہر کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا تو صدر صاحب نے بتایا کہ وہاں ایک ریجنل قائد ہے اور سات لوکل قائد ہیں۔

... **سینٹرل ریزرو** کے استعمال کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ سینٹرل ریزرو دو طرح کا ہے۔ ایک سینٹرل ریزرو یہ ہے کہ اُس میں موجود رقم آپ کی ہے۔ آپ خلیفۃ المسیح کی اجازت سے، اُسے خرچ کرسکتے ہیں۔ دوسرا سینٹرل شیئر ہے۔ یہ رقم آپ کی نہیں ہے مرکز کی ہے اور آپ اسے خرچ نہیں کرسکتے۔

... صدر صاحب خدام الاحمدیہ ملائشیا نے دریافت کیا کہ ہمارے پاس کچھ رقم پڑی ہوئی ہے کیا ہم اُسے کسی بزنس وغیرہ میں لگالیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ بزنس کے لئے استعمال نہیں کرسکتے۔ جماعت کے اپنے پروگرام اور منصوبے ہیں، پراجیکٹس ہیں، وہاں استعمال ہوسکتی ہے۔ چیریٹی کے کاموں میں، مدد کے لئے استعمال ہوسکتی ہے۔ جماعتی نظام کے تحت کسی ضرورتمند کو قرض کے طور پر بھی دی جاسکتی ہے۔ جو بھی پلان ہے اس بارہ میں

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

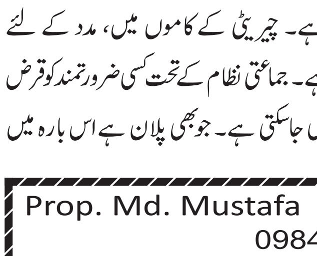

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

مجھے لکھ کر بھیجیں۔

❁ . . . ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا ہم Facebook بنا کر تبلیغ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو جماعت کی Facebook ہے وہی تبلیغ کے لئے استعمال کی جائے اور باقاعدہ ایک نظام کے تحت استعمال ہو۔ اپنی ذاتی فیس بک بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی علیحدہ بنائیں گے تو پھر اس کا غلط استعمال ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کے خلاف، جماعت کے خلاف جو پرنٹ میڈیا میں آتا رہتا ہے، اس کے جوابات کے لئے اُن خدام کو استعمال کریں جو اچھا انٹیلیجنس نالج رکھتے ہیں۔ باقاعدہ ایک مجلس سلطان القلم بنائیں جس میں ایسے خدام شامل ہوں جو بہت اچھا لکھنے والے ہیں اور اسلامی تعلیم کا علم رکھتے ہیں اور دلائل کے ساتھ جواب دے سکتے ہیں تو ایسے خدام، اخبارات میں اسلام کے خلاف شائع ہونے والے مضامین اور آرٹیکل کا جواب لکھیں۔ لیکن ایسے جوابات صرف ذاتی طور پر تیار نہ کئے جائیں بلکہ خدام الاحمدیہ کے لیول پر باہمی مشورہ سے ہوں۔ ذاتی طور پر اپنے لیول پر کریں گے تو پھر ان میں ذاتی خیالات بھی آجائیں گے۔ اس لئے خدام کی طرف سے ہو تو پھر مل کر اچھی طرح تیار کر کے جواب دیا جائے گا۔

❁ . . . ملائشیا کے ممبران نے عرض کیا کہ ہماری خواہش ہے کہ حضور ہمارے پاس بھی آئیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: دعا کریں کہ ملائشیا کے حالات درست ہوں اور مَیں وہاں بھی آؤں اور آپ بھی اُسی طرح خدمت کریں اور ڈیوٹیاں دیں جس طرح سنگاپور کے خدام دے رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انڈونیشیا والوں کے بھی یہی خیالات ہیں اور یہی جذبات ہیں۔ اس پر ممبران نے کہا: حضور! ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ حضور ہمارے ملک میں بھی آئیں۔

❁ . . . **نائب مہتمم مال انڈونیشیا نے سوال کیا: ہم برتھ ڈے کیوں نہیں مناتے؟** اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم برتھ ڈے نہیں مناتے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتھ ڈے بھی نہیں مناتے بلکہ ہم جلسہ سیرۃ النبیؐ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کوئی مجھے یاد کروائے کہ آج میری برتھ ڈے ہے تو مَیں دو رکعت نفل ادا کرتا ہوں اور صدقہ دیتا ہوں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے زندگی دی ہے اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے اور دعا کرتا ہوں کہ آئندہ اللہ کا فضل ہمیشہ شاملِ حال رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: برتھ ڈے کے موقعہ پر موم بتیاں جلانا، کیک کاٹنا اور دعوتوں پر رقم خرچ کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ یہ رقم غرباء کو صدقہ میں دے دو، چیریٹی آرگنائزیشن ہے، اُن کو دے دو۔ وہ غریبوں کی مدد کرتی ہیں، اُن کے کام آجائے گی۔ ہیومینٹی فرسٹ ہے، اس کو بھی دے سکتے ہیں۔ تو اس طرح رقم اِدھر اُدھر ضائع کرنے کی بجائے غرباء کے کام آجائے گی تو خدا کی رضا کی خاطر یہ کام کر کے ہم اپنی برتھ ڈے منا سکتے ہیں۔

❁ . . . ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا ہم پمفلٹ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر شائع کر سکتے ہیں؟

تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر تو یہ پمفلٹ سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگوں کو دینا ہے تو اس پر شائع کر سکتے ہیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری تصویر دیکھ کر بھی لوگ پہچان لیتے ہیں کہ یہ آنے والے مأمور کی تصویر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر پمفلٹ عام لوگوں میں تقسیم کرنا ہے تو پھر اس پر تصویر نہ شائع کی جائے کیونکہ عام طور پر بعض لوگ پھینک دیتے ہیں۔

❁ . . . حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احمدیت ہی سچا اور حقیقی اسلام ہے۔ ہر ایک کو مطمئن کر سکتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چائنیز لوگوں کے ساتھ تبلیغی پروگرام رکھنے چاہئیں۔ کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" کا چینی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے وہ آپ چائنیز لوگوں کو مہیا کریں۔ خدام الاحمدیہ تبلیغ کا کوئی کریش پروگرام بنائے۔

❁ . . . **لائف انشورنس** کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض ڈیپارٹمنٹس ایسے ہیں کہ ان میں کام کرنے کے لئے کروانی پڑتی ہے، اس کے بغیر ملازمت نہیں ملتی۔ بعض جگہ قانونی مجبوری بھی ہے۔ لیکن جہاں تک میڈیکل انشورنس کا تعلق ہے اس کی اجازت ہے۔ بیمار ہوں یا اچانک کوئی حادثہ پیش آجائے اور ہسپتال جائیں تو وہ علاج کا خرچ دیں گے۔ اس طرح آپ اپنی زندگی کی انشورنس نہیں کروا رہے بلکہ علاج کروا رہے ہیں۔

❁ . . . ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کوئی **مارگیج** پر گھر لے کر خود رہتا ہے تو اس کی اجازت ہے کیونکہ جس کرایہ پر اُس نے گھر لے کر رہنا ہے وہی کرایہ مارگیج میں ادا ہو جائے گا اور ساتھ ساتھ پراپرٹی بھی اپنی بن رہی ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مارگیج پر گھر لینا ہے لیکن اس میں خود رہنا نہیں ہے اور صرف بزنس کی خاطر لینا ہے تو اس کی اجازت نہیں ہے۔

❁ . . . **شادیوں** کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدام نے احمدی لڑکی کے ساتھ ہی شادی کرنی ہے۔ بعض اوقات خاص کیسز میں غیر احمدی لڑکی سے شادی کی اجازت دے دی جاتی ہے۔

❁ . . . ایک ممبر نے سوال کیا کہ **ہم کس طرح بہتر کام کر سکتے ہیں؟** اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو عاملہ خود Active ہو۔ دوسرا نرمی اور پیار سے مسلسل یاد دہانی کرواتے رہیں اور تیسرے اپنے لئے اور خدّام کے لئے دعا کرو۔

میٹنگ کے آخر پر صدر صاحب سنگاپور نے بتایا کہ برتھ ڈے کے ذکر سے مجھے یاد آیا کہ آج میری برتھ ڈے ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دو نفل پڑھو اور صدقہ دو اور اپنی عاملہ کو اپنے ساتھ لے کر میرے ساتھ تصویر بنواؤ۔

چنانچہ میٹنگ کے آخر پر مختلف ممالک کی نیشنل مجالس عاملہ خدام الاحمدیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی یہ میٹنگ آٹھ بج کر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ (جاری)

(الفضل انٹرنیشنل ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۳)

(بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی صفحہ ۱۵)

میں ہی جی رہے ہیں۔

میں یہ سب کچھ سن کر سخت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں اس طرح کی معلومات کہاں سے ملی ہیں؟

اس سے بات کر کے معلوم ہوا کہ مختلف ٹی وی چینل دیکھنے کے دوران ایک دن اسے ایم ٹی اے کی جرمن نشریات دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد اس نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا اور یہ تمام معلومات اسے ایم ٹی اے سے ملی ہیں۔ چونکہ مجھے جرمن زبان نہیں آتی تھی اس لئے وہ اکثر امور کا ترجمہ کر کے میرے ساتھ بحث کیا کرتا تھا۔ مجھے اس کے اس طرز عمل پر شدید غصہ آیا اور میں نے اسے کہا کہ خبردار آج کے بعد تم نے یہ چینل نہیں دیکھنا۔ لیکن اندر ہی اندر مجھے اپنے بیٹے کی باتوں میں معقولیت دکھائی دی اور میں نے اپنے طور پر جماعت کے بارہ میں لوگوں سے پوچھنا شروع کیا۔ مجھے دو پاکستانی احمدی دوست ملے جنہوں نے مجھے کاسل میں ایک اجتماع میں شرکت کی دعوت دی جہاں مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب اور رایاد عودہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان کے ساتھ سوال وجواب کی کئی نشستوں کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ میرا بیٹا درست کہتا ہے اور یہی سچی جماعت ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے بچوں سمیت بیعت کر لی۔ (ان کی بیوی احمدیت کی صداقت کی قائل ہیں لیکن ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی)۔

حضور انور نے ان کے بیٹے کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ایسا دینی رجحان رکھنے والے بچے کو تو جامعہ احمدیہ میں جانا چاہئے۔

☆......جرمنی میں پناہ گزین ایک الجزائری دوست نے بتایا کہ جماعت سے تعارف سے قبل میں نے اس کا کبھی نام تک بھی نہ سنا تھا۔ ایک روز میں اپنے لاگر (بیرک) میں واپس آیا تو دیکھا کہ لاگر میں رہنے والے دو افراد دیگر مہاجرین کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ میں نے ان کی باتوں میں امام مہدی کے آنے کی خبر سنی تو سخت برہم ہوا اور بے اختیار کہنے لگا کہ ان شیاطین کے آنے سے یہاں پر موجود فرشتے چلے گئے ہیں۔ شروع شروع میں تو ان کے ساتھ میری گفتگو تمسخرانہ تھی لیکن مجھے محسوس ہونے لگا کہ میری ہر بات ہی ان کے سامنے غلط ثابت ہوتی ہے جبکہ ان کے پاس ان کے ہر دعویٰ کی قوی دلیل تھی۔ مجبور ہو کر میں نے کہا کہ میں ان کے بارہ میں کسی مولوی سے راہنمائی لیتا ہوں۔ یہ سوچ کر میں نے ایک معروف عربی چینل سے فون کے ذریعہ رابطہ کیا۔ ہم قبل ازیں بھی اس چینل پر مختلف سوالات اور فتاویٰ کے لئے فون کیا کرتے تھے لیکن کئی کئی بار فون کرنے کے بعد ہمیں کوئی مناسب جواب ملتا تھا۔ اب جب میں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں فون کیا تو انہوں نے کہا کہ تم فون رکھو ہم خود تمہیں فون کرتے ہیں۔ اور پھر انہوں نے فوراً ہمیں فون کر کے کہا کہ احمدی تو پکے کافر ہیں، ان سے بچ کے رہیں۔ یہی نہیں بلکہ اب تقریباً ہر روز تین چار دفعہ اس چینل کی طرف سے ہمیں فون آنے لگا اور ہر بار ہمیں جماعت کے کفر کے بارہ میں فتاویٰ سنائے جاتے تھے۔

میں جب افرادِ جماعت کی بات سنتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ یہی سچی جماعت ہے لیکن ان مولویوں کے فتاویٰ کو سنتا تو جماعت کے بارہ میں شک میں پڑ جاتا۔ بہر حال میں احمدی احباب کی دی ہوئی کتب اور عربی ویب سائٹ پر مواد کا مطالعہ کرتا رہا جس کی بنا پر حق واضح ہو گیا۔

اسی دوران مجھے احمدی احباب کی طرف سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ یہاں پہنچ کر جب میں نے مختلف رنگوں اور قومیتوں کے لوگوں کو دیکھا تو میری کایا پلٹ گئی اور میں نے کہا کہ کیا یہ سب جھوٹے ہیں اور صرف میں ایک سچا ہوں؟ چنانچہ میں نے پورے دلی اطمینان کے ساتھ بیعت کر لی ہے۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں عربوں کی ایک خاصی بڑی تعداد نے شرکت کی تھی اس لئے انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ ایک دن کی بجائے دو دن مجلس سوال وجواب منعقد کی جائے۔

پہلے دن مجلس سوال وجواب میں اس الجزائری دوست نے یہی سوال پوچھا کہ جب ہم آپ کی بات سنتے ہیں تو آپ سچے لگتے ہیں لیکن جب مولویوں کے فتاویٰ سنتے ہیں تو عجیب تذبذب کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

انہیں بتایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے بارہ میں پوچھنا ہے تو اس سے پوچھیں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ لہٰذا آپ صدق دل سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کو انشراح صدر عطا فرما دے گا۔

اگلے روز انہوں نے بفضلہ تعالیٰ اپنی بیعت کا اعلان کر دیا اور جلسہ کے دوران حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پانے کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ میری کیفیت کا بیان ممکن نہیں ہے۔ میں ایسے محسوس کرتا ہوں جیسے ہواؤں میں اڑا جا رہا ہوں۔

☆......نائیجر سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع دوست نے کہا کہ مجھے احمدیوں کی سب چیزیں، سب کام بہت پسند ہیں۔ کاش کہ سارے مسلمان احمدیوں جیسے ہو جائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ کے ایمانوں کو قبول فرمائے۔

☆......ایک نومبایع نے کہا کہ آپ کے پاس لوگ ہدایت کے لئے آئے ہیں اور وہ ایسے دل لے کر آئے ہیں جن میں صرف محبت اور پیار کی پیاس ہے۔ ہم حضور سے بہت محبت کرتے ہیں۔

☆......ایک نومبایع دوست نے کہا کہ احمدی اپنے خلیفہ پر فخر کرتے ہیں اور اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

نومبایعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karlsruhe سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔

آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو بیت السبوح میں خدمت کرنے والے چند کارکنان حضور انور کی آمد کے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سبھی کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ (جاری)

(الفضل انٹرنیشنل ۲۷ ستمبر ۲۰۱۳)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

❁... عالمی بیعت کی تقریب۔16 ممالک کے 67 افراد کی بیعت۔ ❁... جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس میں تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء میں میڈلز اور اسناد کی تقسیم۔ ❁... جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب ❁... جلسہ جرمنی میں 31 ہزار 317 افراد کی شرکت۔ ❁... مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبایع خواتین اور نومبایع مَردوں کی حضور انور سے الگ الگ اجتماعی ملاقات۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ) (قسط: نہم)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

30 جون بروز اتوار 2013ء

(قسط: اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروفیت رہی۔

عالمی بیعت کی تقریب

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جہاں سب سے پہلے بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ Live نشر ہوئی۔ اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدیوں نے اس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر میسیڈونیا، نائیجر، مراکش، چیچنیا، جرمن، کردستان، بیلجیم، الجیریا، بوزنیا، غانا، انڈونیشیا، قرغزستان، فلسطین، سربیا، سوڈان اور اردن سے تعلق رکھنے والے 67 افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔ ان میں سے 48 مرد حضرات اور 19 خواتین شامل تھیں۔ بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اختتامی اجلاس

بعد ازاں جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور احباب نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ سلسلہ مالٹا (Malta) نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب مبلغ جرمنی نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

عزیزم مرتضیٰ منّان نے خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء میں میڈلز اور اسناد کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

	نام طالبعلم	حاصل کردہ ڈگری
1	ڈاکٹر شکیل احمد شاہد صاحب	پی ایچ ڈی اِن بائیوکیمسٹری
2	ڈاکٹر یاسر لقمان احمد صاحب	پی ایچ ڈی اِن بائیوکیمسٹری
3	ڈاکٹر شعیب رانا صاحب	پی ایچ ڈی اِن بائیوسائنس
4	ڈاکٹر محمد انصر حیات چٹھہ صاحب	Consultant in Internal Medicine
5	ڈاکٹر عطاء المجیب رانا صاحب	Consultant in FacialSurgery
6	ڈاکٹر نبیل احمد صاحب	ڈاکٹر آف میڈیسن
7	ڈاکٹر عاصم خان صاحب	2 Examination in Law
8	ڈاکٹر ناصر علی خان صاحب	ڈاکٹر آف میڈیسن
9	Mr Roven Walter	ماسٹرز اِن کمپیوٹر سائنسز
10	اسامہ شفیق احمد صاحب	ماسٹرز اِن سائیکالوجی
11	وحید احمد صاحب	ماسٹرز اِن کمپیوٹر سائنسز
12	نبیل حسین صاحب	ماسٹرس اِن ایجوکیشن
13	ساجد احمد نبیل صاحب	ماسٹرز آف سائنس اِن کمیونیکیشن ٹیکنالوجی
14	خالد محمود صاحب	ماسٹرز آف سائنس اِن پلائڈ فزکس
15	وحید احمد خان صاحب	ماسٹرز اِن فارماسوٹیکل کیمسٹری
16	عامر احمد خالد صاحب	ماسٹرز اِن مکینیکل انجینئرنگ
17	صبیح الدین چوہدری صاحب	ماسٹرز آف سائنس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن
18	Volker احمد قیصر صاحب	ماسٹرز آف ایجوکیشن اِن بزنس ایجوکیشن
19	شعیب ناصر صاحب	ماسٹرز اِن سائنس
20	نبیل اسلم صاحب	ماسٹرز اِن فزکس
21	ساغر شفیق صاحب	سپیشلائزیشن اِن مائیکرو کمپیوٹر سسٹم
22	ناصر محمود صاحب	بیچلر آف آرٹس اِن سوشل سائنس
23	مزمل احمد صاحب	بیچلر آف انجینئرنگ اِن کمپیوٹر سائنس
24	محمود ولی عرفان صاحب	بیچلر آف سائنس اِن اکنامکس
25	فراز احمد کامران صاحب	بیچلر آف سائنس اِن کمپیوٹر سائنس
26	عدیل طارق صاحب	بیچلر اِن ہیومن ریسورسز
27	خلیل احمد صاحب	بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن
28	سلمان عظمت چوہدری صاحب	بیچلر آف انجینئرنگ اِن میکانیکل انجینئرنگ
29	ہمایوں احمد صاحب	بیچلر آف سائنس اِن میکانیکل انجینئرنگ
30	باسل احمد مرزا صاحب	بیچلر آف انجینئرنگ اِن سول انجینئرنگ
31	نجیب احمد صاحب	بیچلر آف آرٹس اِن ہیومن جیوگرافی
32	وقار شفیق صاحب	بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن
33	نعمان چوہدری صاحب	بیچلر آف سائنس اِن بائیوٹیکنالوجی
34	فاتح ادریس صاحب	بیچلر آف انجینئرنگ اِن انفارمیشن ٹیکنالوجی
35	نصیر الدین صاحب	بیچلر آف ٹیکنالوجی اِن آٹو اینڈ ڈیزل
36	کامل الیاس صاحب	اے لیول (آربی ٹیور)
37	رحمت بشیر جنجوعہ صاحب	اے لیول (آربی ٹیور)
38	احمد اشرف بٹر صاحب	اے لیول (آربی ٹیور)
39	قیصر احمد صاحب	او لیول
40	شیخ عبدالرحمن صاحب	او لیول

بعد ازاں پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا:

جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

(فرمودہ 30 جون 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد آیتِ قرآنیہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:108) کی تلاوت فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ ہم نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور سیرت پر نظر ڈال کر دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے اس کلام کی حرف بہ حرف تصدیق ہوتی ہے۔ آپ کی رحمتِ بے پایاں کے نظارے آپ کے سلسلہ بیعت میں آنے والے صحابہ نے بھی دیکھے اور غیروں نے بھی دیکھے حتیٰ کہ دشمنوں نے بھی دیکھے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ تیرہ سال تک دشمنوں کی طرف سے ظلم و بربریت کا نشانہ آپ کے ماننے والوں، آپ کے عزیزوں اور خود آپ کو بنایا گیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی اور پھر آپ کو ختم کرنے کے لئے آپ پر فوج کشی کی گئی۔ لیکن سراپا رحمت و شفقت جب فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوتے ہیں، جب ظلموں کی داستانیں رقم کرنے والے خود اپنے ظلموں کو یاد کر کے آپ سے چھپتے پھرتے ہیں یا مکہ سے فرار ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کے عزیزوں کے ذریعے پیغام بھیجتے ہیں کہ اگر امن سے رہنے کا وعدہ کرتے ہو تو مکہ کی گلیاں اور بازار اور گھر آج بھی تمہیں آزادی سے رہنے کا حق دیتے ہیں۔ آج تمہارا واسطہ اللہ تعالیٰ کے اُس عظیم رسول سے پڑا ہے جو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پس آج یہ عظیم رسول تمہارے تمام سابقہ ظلموں کو معاف کرتے ہوئے تمہیں اس شہر میں امن سے رہنے کی اجازت دینے کا اعلان کرتا ہے اور یہ حسن سلوک دیکھ کر دشمن یہ اعلان کئے بغیر نہیں رہ سکے کہ واقعی آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پس اس سراپا رحمت سے اپنوں نے ہی فیض نہیں پایا بلکہ دشمنوں نے بھی اس کے حیرت انگیز نظارے دیکھے۔ حتیٰ کہ جانور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے فیضیاب ہوئے۔ کہیں اونٹوں پر غیر ضروری بوجھ لادنے سے آپ منع فرما رہے ہیں تو کہیں چڑیا کے انڈے اٹھائے جانے کے ظلم سے آپ اپنے ساتھیوں کو منع فرما رہے ہیں تو کہیں چیونٹیاں جن کو مسلنے سے انسان گریز نہیں کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے فیض پا رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ رحمۃ للعالمین ہیں جن سے ہر ایک نے فیض پایا اور پھر صرف مادی، دنیاوی، معاشرتی اور زندگی سے تعلق رکھنے والی باتوں میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چشمے جاری نہیں ہوئے بلکہ اس رب العالمین نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کہہ کر مخاطب کر کے فرمایا تو پھر اپنی روحانی پرورش کا فیض بھی اس رحمۃ للعالمین کے ذریعے جاری فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ایک ایسی کامل شریعت جاری فرمائی اور قرآن کریم جیسی عظیم کتاب آپ پر اتاری جو ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف روحانی بلکہ معاشی، معاشرتی، اخلاقی، علمی، سائنسی غرض کہ ہر پہلو ہر مضمون کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور ایسے مخفی خزانے اس کتاب میں ہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والوں اور رحمۃ للعالمین کے کامل پیروؤں کو ملتے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں فکر پیدا ہوتی ہے جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو بھی سنتے ہیں کہ میرے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد کچھ عرصہ تو میرے حقیقی متبعین اس آخری کتاب پر عمل کرنے والے ہوں گے لیکن پھر قرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ اس پر عمل کرنے والے مشکل سے ملیں گے۔ علماء کہلانے والے جن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ قرآن کے علوم و معارف سکھائیں گے اور رحمۃ للعالمین کے ذریعے خدا تعالیٰ نے جو ہم پر احسان کیا ہے اس کے خزانے لٹائیں گے لیکن جب ان عالم کہلانے والوں کے پاس ان علوم و معارف کی تلاش میں جائیں گے تو وہاں جہالت کے سوا کچھ نہیں دیکھیں گے۔ فتنہ و فساد اور خود غرضیوں کے سوا ان میں

کچھ نظر نہیں آئے گا۔ امن و سلامتی کی تلاش کرنے والا انسان رحمۃ للعالمین کی تعلیم سے فیض پانے کی خواہش کرنے والا انسان رحمۃ للعالمین کی سیرت پڑھ کر اس سے متأثر ہونے والا انسان اس بات کی تلاش میں سرگرداں انسان جب علماء کے نمونے دیکھے گا تو پریشانی کے سوا اسے کچھ نہیں ملے گا۔ قرآن کریم کے اس دعویٰ کی سچائی دیکھنے کی جستجو کرنے والا انسان کہ یہ کامل اور مکمل کتاب ہے جب علماء کے پاس جائے گا تو خالی ہاتھ آئے گا۔ ایسے میں وہ پریشان ہوگا کہ اگر یہ کتاب سچ ہے، اگر اسوۂ حسنہ میں رحمۃ للعالمین نے ہمیں جو نمونے دکھائے ہیں وہ سچ ہیں تو کیا وہ رحمت، وہ فیض، وہ خدا تعالیٰ کے فضل صرف چودہ صدیاں پہلے تک ہی محدود رکھے گئے تھے؟ رحمۃ للعالمین کا فیض تو تمام عالموں اور تمام زمانوں تک پھیلا ہوا ہونا چاہئے تھا۔ کیا اب ہم صرف پرانے قصے کہانیاں پڑھ کر ہی خوش ہو جائیں گے کہ چودہ صدیاں پہلے یہ فیض مسلمانوں نے پایا۔ بلکہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے غیر مسلموں نے بھی پایا۔ کیا ہم صرف اسی پر خوش ہوں گے؟ اب صرف پہلی کہانیاں سنا کر دنیا کو متاثر کریں گے اور پھر ہم اس وقت مزید مایوس ہو جاتے ہیں جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پڑھتے ہیں کہ خلافت ملوکیت میں تھوڑے عرصے بعد ہی بدل جائے گی اور پھر ایک ایسا اندھیرا زمانہ آئے گا جو سینکڑوں سالوں پر محیط ہوگا جیسا پہلے انبیاء کے ماننے والے اور علماء نے دین میں بگاڑ پیدا کر دیا تھا۔ مسلمانوں میں بھی یہی کچھ ہوگا۔ پس اندھیرے زمانے کی اطلاع کی حدیث، علماء کے بگڑنے کی حالت کی خبر اور عملاً یہ سب کچھ دیکھ کر ایک درد مند مسلمان تڑپ کر کہے گا کہ اے اللہ! اے رب العالمین! تُو تو سب عالموں کا رب ہے! تُو تو سب زمانوں کا رب ہے۔ تو نے تو ہر زمانے کی روحانی اور مادی پرورش کرنے کے سامان کا اعلان کیا ہے۔ تو پھر آج ہم اس روحانیت سے کیوں محروم ہیں۔ ہم رحمۃ للعالمین کی رحمت سے فیضیاب کیوں نہیں ہو سکتے۔ اس وقت ہمارے خدا کی ان حق کے متلاشیوں کو یہ آواز آئے گی کہ اس رحمۃ للعالمین کی اگلی پیشگوئیوں کو بھی تو دیکھو۔ اور جب ہم آگے دیکھتے ہیں تو وہاں محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کی یہ جاں افزا اور دل کو خوش کرنے والے الفاظ نظر آتے ہیں کہ قرآن کریم کے ان الفاظ کو بھی پڑھو کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور ایک دوسری قوم بھی ہے جو پہلوں سے ملی نہیں لیکن ملے گی اور یہ سب کچھ دیکھے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرے مسیح اور مہدی کی قوم ہے۔ مسیح موعود کا آنا میرا آنا ہوگا۔ اس کے ذریعے سے پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کا اجراء ہوگا جو قیامت تک جاری رہے گی۔ رحمۃ للعالمین کی رحمت کے نظارے تمہیں ان میں نظر آئیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی کوشش کرنے والوں کے نظارے تم ان میں دیکھو گے۔ قرآن کریم کے علوم و معرفت کے خزانے وہ مسیح موعود لٹائے گا۔ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنے والے اس کے ماننے والے ہوں گے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق بنا کر بھیجا ہے اور پھر ہم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی ایک شان سے پوری ہوئی۔ رحمۃ للعالمین کو اپنی امت کے بگڑنے کی جو فکر تھی اس کو ربّ العالمین نے اپنے وعدہ کے مطابق دُور فرمایا اور وہ عاشق صادق اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نشانات کے جلو میں دنیا میں آیا اور دنیا میں قرآنی علوم و معرفت کے خزانے لٹاتا ہوا اپنے کام کی تکمیل کر کے اور اپنے بعد خلافت کے نظام کے جاری رہنے کی خوشخبری دے کر رخصت ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ نے خلافت کے نظام کے جاری رہنے اور جماعت کی ترقیات کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔‘‘

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا‘‘۔

پس آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ساتھ جو خدا تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ ترقیات کا وعدہ کیا ہے یہ رحمۃ للعالمین کا ہی جاری فیض ہے تا کہ دنیا اپنے خدا کی پہچان کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو سمیٹنے والی ہو۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو سلسلہ احمدیہ کی کامیابی اور خلافت کے نظام کے جاری رہنے کا فرمایا تھا اور خوشخبری دی تھی اس کا ایک ایک لفظ سچ نکل رہا ہے۔ دشمن نے خلافت اولیٰ میں سمجھا کہ بڑی عمر کا کمزور شخص خلیفہ بنا ہے اب جماعت ختم ہوئی کہ اب ختم ہوئی۔ لیکن اس کمزور شخص نے جو دنیا کی نظر میں کمزور تھا خلافت کے نظام کو اس طرح مضبوط بنیادوں پر قائم کیا کہ مخالفینِ احمدیت حیران و پریشان ہو گئے۔ پھر خلافت ثانیہ کا دور آیا تو یہ سمجھے کہ ایک نوجوان ہے اس نے جماعت کو کیا سنبھالنا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ جماعت کے بہت سے سرکردہ افراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کا انکار کرتے ہوئے خلافت کی بیعت سے باہر نکل گئے۔ لیکن خلافت ثانیہ کا باون سالہ دور گواہ ہے کہ وہ دَور دنیا میں جماعت کی ترقیات اور جماعت کے اندر انتظامی مضبوطی کا ایک شاندار دَور ثابت ہوا۔

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا تو جہاں خدمت انسانیت کے نئے راستے کھلے جماعتی ترقیات نے نئی راہیں دیکھیں وہاں مخالفین احمدیت نے حکومت اور طاقت کے زور پر قانوناً جماعت کی ترقیات کو روکنے کی مذموم کوشش کی لیکن یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

پھر خلافت رابعہ کا وقت آیا تو دشمن نے اپنے زعم میں جماعت کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے۔ لیکن جن ہاتھوں اور پاؤں کے سلامت رہنے کی خدا تعالیٰ نے ضمانت دی ہوئی تھی اس کو دشمن کس طرح کاٹ سکتا تھا۔ جماعت نے ترقی کی نئی منازل طے کیں اور دنیا کے ایک حصے پر MTA کے ذریعے سے احمدیت کا پیغام پہنچنا شروع ہو گیا اور دشمن جو جماعت کے ہاتھ پیر کاٹنے کی کوشش میں تھا وہ خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آ کر فنا ہو گیا۔

پھر خلافت خامسہ کا دور آیا تو پھر بعض غیروں کی نظریں اس طرف ہوئیں کہ اب دیکھتے ہیں جماعت کی حالت کیا ہوتی ہے۔ لیکن وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی دلائی تھی کہ خلافت کے نظام کے ذریعے جماعت کی ترقی ہوگی وہ خدا جس نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے خلافت علی منہاج النبوۃ کی خوشخبری دی تھی تا کہ اس ذریعے سے دنیا رحمۃ للعالمین کے جاری چشمے سے فیضیاب ہوتی رہے اس نے مجھ جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ذریعے سے جماعتی ترقیات کے نئے دروازے کھولے۔ رحمۃ للعالمین کو دنیا کے ہر طبقے تک پہنچانے کا کام میرے ذریعے سے بھی اور افرادِ جماعت کے ذریعے سے بھی خدا تعالیٰ نے کروایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ دنوں جیسا میں پہلے بھی گزشتہ خطبوں میں بتا چکا ہوں کہ امریکہ اور کینیڈا کے دوروں میں بھی میڈیا کے ذریعے دو کروڑ سے زائد افراد تک اسلام کا خوبصورت پیغام اور رحمۃ للعالمین کی خوبصورت سیرت پہنچانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

یہاں جرمنی میں بھی اس دورے میں مسجدوں کے افتتاح میڈیا نے، اخباروں نے، اور ٹیلیویژن نے گزشتہ دوروں کی نسبت زیادہ کور (Cover) کئے ہیں۔ دنیا نے جب اس محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کی زندگی پر حملہ کیا اور اسلام کو بدنام کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دینے کے بھی نئے راستے کھول دیئے۔ نئے راستے سمجھائے، نئے طریقے سمجھائے۔ اسلام کی امن پسند اور بھائی چارے کی تعلیم کو دنیا کو بتانے کی بھی توفیق ملی۔ گزشتہ دنوں میں نے برٹش پارلیمنٹ میں دوبارہ خطاب کیا تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہی بتائی۔ علاوہ دوسرے جرنلسٹس کے وہاں ایک پاکستانی جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک پاکستانی اردو اخبار کے نمائندے ہیں یا وہاں کے لندن کے ایڈیٹر ہیں، وہ بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کو میں نے کہا کہ تم پاکستان میں تو ہمیں غیر مسلم کہتے ہو۔ اب میں تمہیں مانوں گا کہ اگر تم صحیح انصاف پسند جرنلسٹ ہو تو یہ لکھوا اپنے اخبار میں کہ مرزا مسرور احمد نے برٹش پارلیمنٹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ لوگ جو گھر بیٹھے ختم نبوت کے نعرے لگاتے ہیں یہ نہ ہی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کو دنیا کو بتا سکتے ہیں اور نہ ان میں اتنا حوصلہ ہے کہ بتا سکیں اور نہ اتنا علم ہے کہ بتا سکیں۔ پس یہ آج احمدی ہی ہیں جو اس کام کو لے کر اٹھے ہوئے ہیں اور یہ بیڑا ہم نے اٹھایا ہے اور اس کو انشاء اللہ انجام تک ہم ہی ہیں جنہوں نے پہنچانا ہے۔ آج دنیا کا میڈیا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ اسلام جو جماعت احمدیہ پیش رہی ہے دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔ یہ ہر ایک کے علم میں آنا چاہئے کیونکہ یہ دنیا کے امن کی ضمانت ہے یہ دنیا میں محبت اور بھائی چارہ پھیلانے کی ضمانت ہے۔ بلکہ بہت سا پڑھا لکھا طبقہ اور بعض سیاسی لیڈرز نے بھی کہا کہ اسلام کی یہ خوبصورت تعلیم ہمارے سامنے کبھی بھی نہیں آئی۔ کینیڈا میں ایک اخبار کے نمائندے نے یا اخبار کے مالک نے جنہوں نے ڈینش کارٹونوں کو لے کے بھی اپنے اخبار میں شائع کیا تھا، وہ بھی اس پریس میٹنگ میں آیا ہوا تھا۔ اور اب اس نے اپنے اخبار میں یہ آرٹیکل لکھا کہ میں اسلام کے خلاف بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔ لیکن آج مرزا مسرور احمد نے مجھے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دکھایا ہے اس کے بعد میں یہ کہتا ہوں کہ اسلام امن پسند مذہب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض فنکشنز میں مسلمان پڑھا لکھا طبقہ، بعض قونصلیٹ اور بعض اسلامی ملکوں کے ایمبیسیڈر وغیرہ بھی اور ایسی تنظیمیں جو شدت پسندی کے خلاف ہیں ان کے سربراہان بھی، ان کے مسلمان لیڈر بھی آئے ہوئے تھے جنہوں نے مجھے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جوابات ہمیں نہیں آتے تھے اور ہم ٹال مٹول سے کام لیتے تھے۔ کھل کے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ آج تم نے یہ جواب دے کر اور ہمیں سمجھا کر ہمارے سر اونچے کر دیئے ہیں۔ امریکہ کے دو بہت بڑے اخباروں اور کینیڈا کا ٹی وی چینل جو پورے ملک کو کور (cover) کرتا ہے اور بی بی سی کے برابر ہے اس نے بھی کوریج کی۔ امریکہ اور کینیڈا کوئی چھوٹے ملک نہیں ہیں۔ فاصلوں کے لحاظ سے ملک کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک بذریعہ جہاز بھی سفر کریں تو چار پانچ گھنٹے لگ جاتے ہیں یا اس سے زیادہ بھی لگ جاتا ہے اور ایک حصے سے دوسرے حصے میں وقت کا فرق بھی دو تین گھنٹے سے زائد تک کا ہے۔ یورپ میں تو اتنے فاصلہ میں چار پانچ ملک آ جاتے ہیں جتنا وہ ایک ملک ہے۔ پس وہاں کے ہر طبقے تک یہ پیغام پہنچنا خلافت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کی دلیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان ٹی وی چینلز اور اخباری نمائندوں کو میں نے یہ بھی کہا تھا کہ آج تم اسلام کے پیغام کو نہیں مانو گے تو تمہاری نسلیں ضرور اس کی آغوش میں آئیں گی۔ یہی ایک مذہب ہے جسے رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کے ذریعے دنیا کی بھلائی کے لئے بھیجا ہے۔ لیکن ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، جو رحمۃ للعالمین کے غلامِ صادق کے ماننے والوں کی جماعت ہیں، ہم جو اس بات کو لے کر اٹھے ہیں کہ ہم نے دنیا کو تباہی سے بچانا ہے ہمیں بھی اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا جو خدا تعالیٰ کو بھول رہی ہے جو خدا تعالیٰ سے دور ہٹ رہی ہے۔ یہ حالت آج سے چودہ سو سال پہلے بھی دنیا کی تھی۔ یہ کوئی نئی حالت نہیں ہے۔ یہ دَور آتے رہتے ہیں۔ جب یہ حالت چودہ سو سال پہلے تھی تو رحمۃ للعالمین کی راتوں کی نیندیں ختم ہو گئی تھیں۔ دل بے چین تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ کیا تُو اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اگر آج ہم رحمۃ للعالمین سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں بھی دنیا کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اس زندہ خدا کے آگے جھکنے والا بنانے کے لئے کوششوں کی ضرورت ہے جو ہماری کوششوں سے زیادہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے کئے گئے وعدے کے مطابق کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ خود ہی ایسے سامان پیدا فرما رہا ہے کہ اسلام کا پیغام اس کی حقیقی روح کے ساتھ دنیا میں پھیل

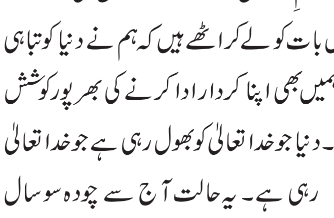

Zaid Auto Repair

زید آٹو ریپیئر

Mob. 9041733615, 9876918864

Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles

Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station

Harchowal Road, White Avenue Qadian

رہا ہے۔ ہم تو صرف وہی مثال ہے کہ لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا غیر معمولی طور پر میڈیا کے ذریعے اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر طبقے تک یہ پیغام پہنچا رہا ہے۔ کئی لوگ سفر کے دوران مجھے ملتے ہیں۔ کہیں سیر پر جاؤں۔ امریکہ میں بھی بعض جگہوں پر میں گیا ہوں دور دراز علاقوں میں، یا سروسز پر پیٹرول اسٹیشنوں پر اگر کھڑے ہوں تو بعض لوگ ملتے ہیں کہ ہم نے تمہارے بارہ میں، تمہارے پیغام کے بارہ میں فلاں اخبار میں پڑھا تھا یا انٹرنیٹ پر پڑھا تھا یا فلاں خبر میں دیکھا تھا۔ تو ان کو مزید لٹریچر دینے کا موقع مل جاتا ہے اور تعارف بڑھتا ہے۔

پس ہماری کوشش تو بے شک معمولی ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ خود بخود ایسے راستے کھول رہا ہے جس سے تبلیغ کے میدان بھی وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ خود مسلمانوں میں بھی اور غیروں میں بھی نیک فطرتوں کو رحمۃ للعالمین کی حقیقی تعلیم کے ساتھ جڑنے کی ہدایت فرما رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسلمانوں میں سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو اس بات کی تلاش میں ہیں کہ ہم اسلام کی حقیقی تعلیم کہاں پائیں۔ رحمۃ للعالمین کا حقیقی اُسوہ کہاں دیکھیں اور غیر مسلموں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو دل کے سکون اور چین کے لئے اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے بے چین ہیں۔ ایسے لوگ جن تک ہمارا پہنچنا مشکل ہو ان تک خود خدا تعالیٰ پہنچتا ہے۔ یا پھر ایسے بھی لوگ ہیں جن کے دل کسی دلیل سے قائل نہیں ہوتے، ان کی بھی خدا تعالیٰ خود راہنمائی فرماتا ہے۔ پس جس طرح ہمارے آقا کا دل بے چین تھا کہ کیوں لوگ ہدایت کی طرف نہیں آتے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اس آقا کے غلام کا دل بھی بے چین تھا۔ انہوں نے بھی بڑی رو رو کر دعائیں کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑی گریہ وزاری کی کہ دنیا ہدایت پا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کا ایک قانون اس طرح بھی چلتا ہے کہ اپنے وقت پر ان دعاؤں کے طفیل کچھ نیک فطرتوں کو ہدایت دیتا ہے۔ ان دعاؤں کو سنتا ہے اور لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کی چند مثالیں اور نمونے بھی میں نے لئے ہیں جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بے شمار ہزاروں نمونے ایسے ہوتے ہیں۔ چند ایک مثالیں میں دیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بورکینا فاسو جو افریقہ کا ایک دور دراز ملک ہے وہاں کے ایک گاؤں میں ایک دوست ادریس صاحب جو کہ مسلمان ہیں، ان سے بحث ہو رہی تھی۔ تو انہی دنوں میں انہوں نے ایک خواب دیکھی کہ وہ ایک ہجوم میں کھڑے ہیں اور حیرانی سے دیکھ رہے ہیں کہ اتنی زیادہ مخلوق اکٹھی ہے۔ اسی اثناء میں دیکھا کہ اس جم غفیر کے درمیان ایک شخص نہایت سفید پگڑی سر پر باندھے کھڑا ہے۔ ساتھ ہی ان کو آواز آئی کہ یہ مہدی ہیں اور یہ سب مہدی کے ماننے والے ہیں۔

آنکھ کھلنے پر وہ کہتے ہیں میں سمجھ نہ سکا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ مگر معلم صاحب جن سے ان کی یہ بحث ہوتی تھی، وہ کہتے ہیں کہ ان کے منہ سے میں نے بار بار مہدی کا لفظ سنا تھا تو فوراً معلم صاحب کے گھر گئے اور کہا کہ تم کسی مہدی کی بات کیا کرتے تھے ان کی تصویر تو دکھاؤ اور جب تصویر دیکھی تو اللہ اکبر پکار اٹھے اور کہا کہ یہی وہی مہدی ہے جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

فرانس کے ایک نو احمدی وقاص صاحب کی والدہ نے خواب بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نماز ادا کر رہی تھی۔ میرے آگے ایک باریش شخص کھڑا ہے اور کچھ نہیں کہتا۔ یہ خواب پانچ چھ سال قبل کا ہے۔ کہتی ہیں کہ ایک سال پہلے میں اپنے بیٹے کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی۔ مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں۔ یہی وہ بزرگ تھے جن کو پانچ چھ سال قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اس پر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جلسہ سالانہ کے پروگرام میں خلیفہ وقت کو دیکھا۔ ان تمام واقعات نے میری زندگی پر گہرا اثر کیا۔ جب واپس آئی تو میں نے بیٹے سے کہا اب مجھے احمدی ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ چنانچہ یہ خاتون بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئیں۔

ناروے کا آٹھ دس سال قبل کا واقعہ ہے کہ میرا خطبہ نشر ہو رہا تھا کہ ایک غیر از جماعت دوست نے فون کیا اور ملنے کی خواہش کی۔ ملاقات کرنے پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر ان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور ان کی دنیا ہی گویا بدل گئی ہے۔ انہیں دعوۃ الامیر اور چند کتب دی گئیں اور چند دنوں کے بعد انہوں نے بیعت پر اصرار کیا۔ ان پر واضح کیا گیا کہ احمدیت کے قبول کرنے کے بعد بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ محض خدا کی خاطر اس صداقت کو اپنانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

پھر گیانا کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں کے اسسٹنٹ کمشنر پولیس دس سال پہلے عیسائی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ کچھ سال پہلے جب ان کو احمدیت کا تعارف ہوا تو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ بیعت کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ قرآن کریم میں خلافت کا ذکر ہے جو کہ سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں اور نہیں ہے۔ پس یہی سچی جماعت ہے۔ اب ان کے پاس یہ مضبوط دلیل ہے۔ جب مسلمانوں سے گفتگو ہو تو یہی کہتے ہیں احمدیت کا ایک خلیفہ ہے اگر تم خلیفہ پیش کر سکتے ہو تو بات ہو گی۔ جس پر دوسرے مسلمان لاجواب ہو جاتے ہیں۔

بلغاریہ میں بھی مخالفین نے مخالفت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ہمارے بعض احمدی احباب کو مفتی بلغاریہ کے آدمیوں نے لالچ وغیرہ دے کر جماعت سے انکار کرنے کے لئے بھی کہا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام احباب نہ صرف ایمان پر قائم ہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاص کا نمونہ دکھا رہے ہیں اور خلافت احمدیہ کے ساتھ وفا کا تعلق ثابت کر رہے ہیں۔ ایک خاتون تھیں ان کے پاس تین افراد گئے اور جماعت سے انکار اور اپنے ساتھ شامل ہونے اور مدد کرنے کا کہا۔ اس پر ہماری اس مجاہدہ نے کہا کہ احمدیت سچی ہے اور میں اپنے خلیفہ سے مل کر آئی ہوں اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے مجھے تین چار خوابیں دکھائی ہیں اور بتا دیا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے اس لئے اب اسے چھوڑنے کا اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پھر الجزائر کی ایک خاتون ہیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں افرادِ خانہ کے ساتھ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی ہوں اور چینل گھما رہی ہوں کہ اچانک مجھے ایم ٹی اے مل گیا جہاں نو مبائعین کے بارے میں کوئی پروگرام ہے۔ معمول سے مختلف ہے۔ وہ پروگرام ایک دریا یا سمندر میں ایک کشتی کے اوپر ہو رہا ہے جس میں دو افراد سوار ہیں اور کمپیئر مختلف احباب سے قبول احمدیت کی وجہ پوچھ رہا ہے۔ کہتی ہیں اس کے بعد مجھے خلیفۃ المسیح الخامس دور سے آتے نظر آئے۔ میں آپ کو بڑی توجہ سے دیکھ رہی ہوں لیکن وہ میرے اردگرد کے لوگوں سے متوجہ ہوتے ہیں لیکن لوگ کوئی توجہ نہیں کرتے۔ میں اپنے دل میں کہتی ہوں کہ یہ لوگ توجہ کیوں نہیں کرتے۔ اتنے میں مجھے ایک غیر معمولی آواز سنائی دیتی ہے جو میرے دل اور کانوں کو یہ کہتی ہوئی چیرتی ہوئی گزر جاتی ہے کہ یہ خدا کا نور ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اس کے دل میں ڈالتا ہے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ سننے کے بعد میں نے کہا الحمد للہ الذی ھدانا... اور یہی پڑھتے ہوئے میری آنکھ کھل گئی۔

کبابیر کا ایک واقعہ ہے کہ 2012ء میں پروگرام 'مجالس الذکر' میں عراق سے ایک دوست شامل ہوئے اور بذریعہ فون اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل کی بات ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ تھا اور میں عراق میں مسلمانوں کے بدتر حالات کی وجہ سے بہت مغموم اور اداس تھا۔ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ پھر نماز اور روزے وغیرہ اور عبادات کا کیا فائدہ ہے؟ چنانچہ بڑے غم کی حالت میں ایک رات لیٹ گیا۔ اس رات خواب میں ایک صاحب نظر آئے جو بڑی جلالی آواز میں فی البدیہہ تقریر کر رہے تھے۔ خواب میں سمجھایا گیا کہ یہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ چنانچہ اثنائے خطاب آپ نے ایک شعر پڑھا جو اس طرح تھا:

تَرَکْنَا ھٰذِہِ الدُّنْیَا لِوَجْہٍ
وَاٰثَرْنَا الْجَمَالَ عَلَی الْجِمَال

بیدار ہونے پر میں نے فوراً اس شعر کو اس طرح لکھ دیا۔ اس شعر کے علاوہ کوئی اور بات مجھے یاد نہیں رہی۔ میں اس خواب سے بہت متاثر ہوا۔ اس دن سے اس شعر کی تلاش میں لگا رہا۔ کئی قسم کی کتب اور دیوان دیکھتا رہا۔ مگر کہیں شعر کا کچھ پتہ نہ چلا۔ ایک عرصے بعد اتفاقاً ٹی وی چینل سیٹ کر رہا تھا کہ اچانک ایک چینل سے اسی شعر کی آواز آئی۔ جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا تھا اور اسی چینل یعنی MTA میں اس قصیدہ کی آواز کے ساتھ ساتھ ایک شخص کی تصویر نظر آئی۔ یہ بالکل وہی شخص تھا جس کو میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روپ میں دیکھا تھا۔ اس تصویر کے نیچے نام تحریر تھا 'الامام المہدی والمسیح الموعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام'۔ اس واقعہ نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ایک ہفتہ تک کانپتا رہا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

ایک نو مبائع دوست مراکش کے رہنے والے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے بچپن میں خواب دیکھا کہ میں دادا اور دادی کے گھر ہوں۔ گھر کا صحن بہت بڑا ہے جس کے آگے گھر کا بہت بڑا دروازہ ہے۔ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میں جلدی سے دروازے کی طرف دوڑا کہ سب سے پہلے دروازہ کھولوں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ باہر ایک بہت خوبصورت آدمی بڑا کوٹ پہنے ہوئے کھڑا ہے۔ میں پیچھے ہٹتا ہوں تا کہ وہ اندر داخل ہو جائے۔ جب وہ شخص اندر صحن میں داخل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ بہت روشن ہے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ کچھ عرصہ قبل جب وہ ٹی وی دیکھ رہے تھے تو چینل گھماتے ہوئے ایم ٹی اے نظر آیا۔ دلچسپی بڑھی اور ایک دن ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی۔ تب انہیں اپنا خواب یاد آیا کہ ہمارے گھر میں بڑا کوٹ پہنے کوئی شخص داخل ہوئے تھے۔ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے۔ تب انہوں نے اپنی فیملی میں سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر ان کے بیوی بچوں نے بھی بیعت کر لی۔

پھر اسی طرح سوڈان سے ایک خاتون ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے کافی عرصہ قبل تین خوابیں یکے بعد دیگرے دیکھیں۔ پہلی میں آسمان پر کلمہ طیبہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ آگ سے لکھا ہوا دیکھا۔ دوسری خواب میں چاندی کے رنگ سے لکھا ہوا دیکھا اور تیسری خواب میں ایک کمرہ دیکھا جس کے گرد ایک بہت بڑی جماعت ہے اور مجھے کہا گیا کہ اندر جاؤ تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے دستخط کر دیں۔ میں داخل ہوئی تو ایک شخص سفید لباس میں ملبوس ایک اونچی جگہ پر بیٹھا ہے لیکن اس کا چہرہ واضح نہیں ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مجھ سے ایک سفید کاغذ لیا اور اس پر احمد نام سے دستخط کر دیئے۔ اور کاغذ مجھے دے دیا۔ جب باہر نکلی تو باہر موجود لوگوں نے پوچھا کہ کیا دستخط کر دیئے گئے ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ کہتی ہیں میں اس دن سے خدا سے دعا کر رہی ہوں کہ اس راز کو منکشف کرے۔ پھر میں نے حال ہی میں جب اپنے خاوند کو بتایا تو انہوں نے یہ تاویل کی کہ اس سے مراد بیعت ہے۔ میں شروع میں ان لوگوں سے متعجب ہوتی تھی اور ان کے بارے میں پوچھتی تھی جنہیں وہ ٹی وی پر دیکھتے تھے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ خود مجھے وہ سب سننے میں مزا آنے لگا۔ اور میری شرح صدر ہو گئی۔

اسی طرح الجزائر سے ایک خاتون ہیں۔ وہ کہتی ہیں

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

کہ دو سال قبل بیعت کی ہے۔ اس سے قبل میں کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور کبھی حضرت مصلح موعود کو اور کبھی خلیفہ رابع کو خوابوں میں دیکھا کرتی تھی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ٹیلیویژن کے ذریعے پہلے انہوں نے دیکھ لیا ہو۔ کہتی ہیں کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں مسجد میں ہوں جس کی کھڑکیاں اور دروازے سبز رنگ کے ہیں۔ یہ خوابوں کا سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ میرے بھائی نے جب بیعت کی تو میں نے کہا کہ روز نئی جماعت آ جاتی ہے۔ یہ سب افتراء ہیں اور بجائے توحید اور اتحاد کے ملّت فرقوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ لیکن جب میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ قرآن کریم کی مدح میں سنا تو میں نے کہا اس ترتیب سے مختلف حروف کا قصیدے میں استعمال کرنا اس زمانے میں اور اس عمدگی اور مہارت سے کسی شاعر یا کاتب کا کام نہیں ہے اور نا ممکن ہے کوئی ایسا قصیدہ لکھ سکے جو اپنے الفاظ اور ترتیب اور انداز میں جاہلی دور میں لکھے گئے فصیح و بلیغ اشعار سے بھی بالا ہے۔ بہر حال میں نے پھر بھی کوئی توجہ نہ دی اور ان خوابوں کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ ایک خواب میں دیکھا کہ میں ایک مسجد میں ہوں جس کی بہت سی کھڑکیاں اور دروازے ہیں اور اس کا رنگ سبز ہے اور بالکل وہی منظر ہے جو میں نے ایم ٹی اے پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کا دیکھا جو مسجد کے ساتھ ملحق ہے۔ اس کے ایک سال کے بعد میں نے کمپیوٹر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو مجھے وہم لگا کیونکہ جو پہلے شخص دیکھا تھا اور یہ شخص مجھے آپس میں بہت مشابہ لگے۔ اس پر میں نے استخارہ کیا تو دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی کشتی پر سوار ہوں اور میرا دم گھٹ رہا ہے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے بیعت کر لی۔

پھر یمن سے ایک خاتون ہیں۔ مجھے لکھتے ہوئے کہتی ہیں کہ بیعت سے قبل خلافت اور خلفاء کے بارے میں گاہے بہ گاہے خوابیں آتی تھیں اور بعض خلفاء سے ملاقات ہوتی تھی۔ جن میں آخری ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہوئی جو مجھے بعد میں علم ہوا کہ خلیفہ رابع ہیں۔ پہلے شکل دیکھتی رہی لیکن علم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں۔ بعد میں پتہ لگا کہ وہ ہیں۔ ان خوابوں کے بعد میں خود سے سوال کرتی اور میاں سے بھی ذکر کرتی کہ کیا دوبارہ خلافت قائم ہو سکتی ہے؟ تو یہی جواب ملتا کہ آپس میں لڑنے جھگڑنے والی اور کئی اختلاف رکھنے والی جماعتوں میں تو بہر حال خلافت نہیں ہو سکتی۔ ایک خواب میں دیکھا کہ ایک مسکراتے ہوئے خوش و خرم شخص آئے ہیں اور انہوں نے میری طرف بڑی شفقت اور مہربانی سے دیکھا اور بڑی وضاحت سے سورۃ اخلاص پڑھی جو میں نے بھی دہرائی۔ پھر انہوں نے سورۃ ابراہیم پڑھی جو پہلی طرح واضح نہیں تھی۔ اس کے ایک ہفتے بعد اتفاق سے ایم ٹی اے تھری (three) پر اس شخص کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ لیکن جب سنا کہ آپ مسیح موعود اور امام مہدی ہونے اور وحی کے نزول کے مدعی ہیں تو اسی ایک بات کو ان سے اعراض کے لئے کافی سمجھا اور چینل چھوڑ دیا۔ لیکن اس کے بعد وہ پھر خواب میں آئے اور فرمایا کہ مجھے وحی ہوتی ہے اور میں مہدی ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ کو سچا نہیں سمجھتی اور یہ کہہ کر آپ کو چھوڑ کر جانے لگی تو آپ نے دعا کے لئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے اور عاجزانہ حلیہ میں کہا کہ میرے بارے میں یونہی فیصلہ نہ کرو۔ بلکہ میں جو پیغام لایا ہوں اسے سنو۔ اس کے بعد میں نے باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ اور میرے میاں نے کتابیں ڈاؤن لوڈ کیں جن کے مطالعہ کے بعد میرے لئے تقویٰ سے کام لیتے ہوئے آپ کی تصدیق کے سوا کوئی گنجائش نہ رہی۔ خدا کی قسم میں نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق پایا اور بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ بیعت سے قبل میں نے تیسری بار خواب میں دیکھا گویا قیامت آ گئی ہے اور پہاڑ اڑائے جا رہے ہیں اور زمین اندر دھنس گئی ہے۔ میں اس حال میں بعض لوگوں کو اور چرنے والے جانوروں کو اکٹھا کر رہی ہوں۔ لوگ بڑی تضرع سے خدا کے حضور دعا کر رہے ہیں اور اپنے نجات دہندہ مہدی علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں۔ اچانک آپ علیہ السلام مجھے کسی قدر فاصلہ پر نظر آ جاتے ہیں۔ میں آپ کی طرف بڑھنے لگتی ہوں تو ایک بڑے خوفناک سانپ نے میرا راستہ روکا جس کے کئی منہ تھے لیکن میں سیدی وحبیبی حضرت احمد علیہ السلام کی طرف آگے بڑھنے کا مصمم ارادہ کئے ہوئے تھی۔ قبولِ احمدیت کے بعد مجھے ایک قریبی کا فون آیا جس نے مجھے کافر کہا اور حدیث سنائی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمہیں ایک سفید راستے پر چھوڑ رہا ہوں جس سے سوائے ہلاک ہونے والے کے کوئی نہیں ہٹے گا۔ اس حدیث کا میرے دل پر بڑا اثر ہوا اور میں ڈر گئی کہ گمراہ نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے خوب تضرع سے خدا کے حضور دعا کی اور مجھے یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے خائب و خاسر نہیں کرے گا۔ الحمد للہ کہ اسی رات میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک نئے دل لبھانے والے لباس میں دیکھا۔ آپ نے مجھے بڑی تاکید سے فرمایا میں مسیح موعود ہوں، میرے پیغام کی تبلیغ کرو۔ اس راہنمائی پر میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اگلے دن وہی شخص ایک اور آدمی کے ساتھ ہمارے گھر آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیں اور چلا گیا۔ اگلے دن اس کے بیٹے نے بتایا کہ وہ شخص بستر پر پڑا ہے اور حالت بہت تشویشناک ہے اور اس نے اپنے باپ کو اس حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ بھی بعض دفعہ ساتھ ہی قرض چکا دیتا ہے۔

حسام صاحب جن کا تعلق بیت المقدس سے ہے کہتے ہیں کہ تقریباً دس سال قبل ایک بہت ایماندار صوفی تھا اور خدا تعالیٰ سے مجھے بہت زیادہ محبت تھی تاہم میرا کسی سیاسی یا مذہبی فرقے سے کوئی تعلق نہ تھا اور شدت محبت الٰہی کی وجہ سے قریب تھا کہ مَیں ہوش کھو بیٹھوں۔ اسی حالت میں مَیں نے خود سے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ کی تسبیح اگر مومنوں کے دلوں کو لبھانے والے ایک نغمے میں ڈھل جائے تو کیسی لگے۔ تو اس سوال کا جواب خدا تعالیٰ کی طرف سے خواب میں اس طرح ملا کہ میں نے خود کو بلند فضا میں مختلف سیاروں کے درمیان پایا۔ جہاں اچانک مجھے ایک عجیب سریلی آواز میں لا الٰہ الاّ اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ کی آواز سنائی دی۔ یہ مسحور کن اور لذت بھری آواز میرے کانوں میں رچ بس گئی۔ پھر چند ماہ قبل مختلف چینل بدل رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیہ پر آپ کی پیاری آواز سنی تو میں نے فوراً پہچان لیا کہ وہ جو تسبیح کی مسحور کن آواز میں نے سنی تھی وہ یہی پیاری آواز تھی وہ آپ ہی کی تسبیح کی آواز تھی۔ پھر میں نے اسی چینل پر حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور یہ عین اس شخص کی تصویر تھی جسے میں نے اسی عرصے میں خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھے دیکھا تھا اور اس نے عربی چوغہ پہنا ہوا تھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور اس دیکھنے کے انداز سے مجھے ایسے معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں ہوا تھا لہٰذا یہ ایک اندازہ ہی تھا۔ اس کے کافی عرصہ کے بعد دیکھا کہ میں ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہوں لیکن ساتھ ہی دیکھتا ہوں کہ بکثرت لوگ ہمارے برعکس دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ لوگ ہماری طرح منظم نہ کھڑے تھے بلکہ ایسے تھے کہ گویا وہ کسی بازار میں ہیں اور کسی کو کسی سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا قبلہ بھی ہم سے مختلف تھا۔ میں ڈرا کہ کہیں میں اور میرے ساتھ والی جماعت ہدایت سے ہٹ تو نہیں گئے۔ لیکن پھر مجھے خواب کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے تسلی کرائی اور میں نے دیکھا کہ میری روح جسم کو چھوڑ کر بلند آسمانوں کی طرف چلی گئی ہے اور میں نے کلمہ طیبہ پڑھا اور آنکھوں سے شدتِ فرط سے آنسو بہنے لگے۔ آج بیعت کی قبولیت کا خط وصول کر کے ان خوابوں کی تعبیر سمجھ آ گئی۔ یہ پچھلے سال 2012ء کی بات ہے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ ڈنمارک کے اخبار میں توہین آمیز کارٹون کی اشاعت کے تعلق میں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر خطبات دیئے تھے وہ خطبات لوکل زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ انہوں نے اپنے ریڈیو اسٹیشن پر نشر کئے۔ ان خطبات کو سن کر ایک عیسائی شخص نے کہا کہ میں اگرچہ مذہباً عیسائی ہوں لیکن جس عمدہ انداز سے آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سننے کو ملا ہے اس سے میرا دل اسلام کے قریب ہوا ہے۔ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تصویر آج مجھے دکھائی گئی ہے اگر یہ واقعی سچ ہے تو خدا کی قسم اسلام جیسا مذہب دنیا میں کوئی نہیں۔ ان کے گرد بہت سے مسلمان بھی بیٹھے تھے۔ ان صاحب نے کہا کہ آج اگر میں عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہوں تو سوائے احمدیت کے مَیں کہیں اور نہیں جاؤں گا کیونکہ جب بھی ان کا پروگرام سنا ہے دل ہمیشہ مطمئن ہوا ہے۔ جو مسلمان ان کے قریب بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ احمدیت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مارتی ہے آپ کیسے ان کو سچا مان رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ جو کچھ آج میں نے سن لیا ہے اس نے میرے دل کو پھیرا ہے اس سے قبل مَیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بھی سننا پسند نہیں کرتا تھا اور ہمیشہ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) Terrorist سمجھتا تھا اور آج اس پروگرام کے بعد مجھے حقیقی چہرہ دکھائی دیا ہے اور میرا دل بدل گیا ہے۔

پھر بورکینا فاسو کے امیر صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نے وہاں بیعت کی ہے۔ جب ان سے پوچھا کہ آپ کی بیعت کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں ہمیشہ اس بات پر غور کرتا تھا کہ آخر کیوں سب مسلمان صرف احمدیوں کے خلاف ہیں۔ ایک روز میں ریڈیو احمدیہ پر خلیفۃ المسیح کا نیا خطبہ سن رہا تھا جس میں انہوں نے کارٹونوں کے مغربی پروپیگنڈا کا جواب دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو اپنانے کی نصیحت فرمائی تھی۔ یہ سن کر میں نے سوچا کہ اس قدر حکمت اور دانائی کی نصیحتیں تو آج تک کسی مولوی نے ہمیں نہیں کیں۔ چنانچہ میں نے ریڈیو پر ہر ہفتے خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ سننا شروع کر دیا اور باقاعدگی سے سنتا رہا۔ ان خیالات نے میری کایا پلٹ دی اور میں نے بیعت کر لی۔ مجھے میرے سوالات کا جواب مل گیا کہ سب اس لئے احمدیوں کے مخالف ہیں کہ یہ اصل میں خدا تعالیٰ کی ہی جماعت ہے اور یہی سچوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس کیا یہ کسی انسان کا کام ہے کہ یوں مجبور کر کے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف مائل کرے، حقیقی اسلام کی طرف مائل کرے۔ یہ ثابت کرے کہ رحمۃ للعالمین کا فیض تمام زمانوں تک جاری ہے۔ کیا نیک فطرتوں کی آج راہنمائی فرما کر اللہ تعالیٰ اپنے رب العالمین ہونے کا ثبوت دے رہا ہے یہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ روحانی پرورش کے سامان بند نہیں ہو گئے۔ یا یہ دلی خواہشات کسی جادو کا اثر ہے۔ یقیناً یہ رحمۃ للعالمین کے ساتھ رب العالمین کے وعدوں کا نتیجہ ہے کہ وہ سب طاقتوں کا مالک خدا تا قیامت انسانیت کو شیطان کے پنجے سے بچانے کے لئے راہنمائی فرماتا رہے گا۔ اس جماعت میں شامل کرتا رہے گا جو رحمۃ للعالمین کے حقیقی غلام کی جماعت ہے تاکہ دنیا کے سب پاک فطرت رحمۃ للعالمین کے رواں فیض سے بھی حصہ پاتے رہیں۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راہنمائی کے ساتھ جو خود پاک فطرت لوگوں کی کر رہا ہے، ان لوگوں کی راہنمائی کر رہا ہے جن پر اس کی رحمت کی نظر ہے، ہماری بھی ذمہ داری لگائی ہے کہ اپنے عملوں سے اور اپنی تبلیغ سے رحمۃ للعالمین کے پیغام کو دنیا کو پہنچا کر اسے تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔ اپنی سجدہ گاہوں کو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ اپنی سجدہ گاہوں کو اپنے آنسوؤں سے تر کرتے رہیں۔ انسانیت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے ایک تڑپ اپنے اندر پیدا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اے غلامانِ مسیح محمدی! اے رحمۃ للعالمین کے عاشق صادق کے غلامو! اور اے رحمۃ للعالمین کی محبت کا دم بھرنے والو! اٹھو اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ! اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ساتھ اپنی سوچوں کو ملاؤ، اپنے عملوں کو ملاؤ، اپنی دعاؤں کو ملاؤ اور دنیا میں جلد تر رحمۃ للعالمین کا جھنڈا لہرانے میں حصہ دار بن جاؤ۔

یہ تڑپ آج جرمنی میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے اور امریکہ میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے اور کبابیر کے رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ رحمۃ للعالمین کی انسانیت پر رحمت کی تڑپ کا ادراک ہم نے عرب کو بھی کروانا ہے اور عجم کو بھی کروانا ہے۔ یورپ کو بھی کروانا ہے اور امریکہ کو بھی کروانا ہے اور دنیا کے ہر خطے کو کروانا ہے۔ امریکہ اور کبابیر کے افراد جماعت جیسا کہ میں نے جمعہ پر بھی ذکر کیا تھا ان کے بھی جلسے ہو رہے ہیں۔ اس وقت اپنے ممالک میں اپنی جلسہ گاہوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے جلسوں کے ذکر اور پیغام کا بھی آج مجھے کہا ہے۔ تو اس کا فائدہ تبھی ہے جب محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کا خوبصورت چہرہ اپنے ملک کے ہر فرد کو دکھانے کا عہد کریں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اپنے ملک کے چپے چپے میں پھیلانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو، مجھے اور آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ جرمنی و امریکہ کی حاضری

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ امریکہ اور جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ سالانہ امریکہ کی حاضری ساڑھے چھ ہزار سے زائد ہے۔ اور جلسہ سالانہ جرمنی کی مجموعی حاضری 31317 (اکتیس ہزار تین سو سترہ) ہے جس میں سے مستورات کی حاضری 13673 اور مرد حضرات کی حاضری 17644 ہے۔ اس کے علاوہ تبلیغی مہمان 1290 شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں 57 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔ 3444 مہمان کرام مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔

بعد ازاں افریقن احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں دعائیہ نظم اور پروگرام پیش کیا۔ اس کے بعد

واقفین نو بچوں نے دعائیہ نظم اور ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں خدام کے ایک گروپ نے جرمن زبان میں دعائیہ نظم ترنّم کے ساتھ پیش کی۔ پھر عرب احباب کی باری آئی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی زبان میں قصیدہ سے چند اشعار پیش کئے۔ آخر پر طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کے ایک گروپ نے دعائیہ نظم پیش کی۔

بڑے روح پرور ماحول میں یہ نظمیں اور ترانے پیش کئے جا رہے تھے۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ ہر چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں پُرنم تھیں۔ اس حال میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مختلف ممالک سے آئی ہوئی نومبایع خواتین کی حضور انور سے ملاقات

سات بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے آئی ہوئی نومبائع خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان خواتین کی تعداد بیس تھی اور ان کا تعلق جرمنی، ترکی، مراکش، فلسطین، اردن، روس اور پاکستان سے تھا۔ ان میں سے بعض خواتین نے آج ہی بیعت کی تھی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کون کون سی زبانیں بولنے والی ہیں جس پر منتظمات نے بتایا کہ انگلش، جرمن، عربی اور رشین بولنے والی موجود ہیں اور ان سب کی ترجمانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ عرب بہنوں کا ایک گروپ بیلجیم سے بھی جلسہ میں شرکت کے لئے آیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر کہ نئی شامل ہونے والی کون کون سی ہیں؟ نومبائعات نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ وہ کہاں سے ہیں اور کس قوم اور ملک سے ان کا تعلق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر ان خواتین نے بتایا کہ ان کو جلسہ بہت اچھا لگا اور ایک اچھا تجربہ تھا۔ تمام انتظامات بہت عمدہ اور منظم تھے اور سب کا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے کتنی پہلی بار آئی ہیں تو اس پر اکثریت نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔

ایک خاتون نے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ایک عرب خاتون نے حضور انور کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا جس کے غلاف پر اُس نے اپنے ہاتھوں سے خوبصورت کڑھائی کی ہوئی تھی۔

ایک جرمن خاتون (جو روس میں پیدا ہوئی تھی) نے حضور انور کی خدمت میں لکڑی کی بنی ہوئی ایک گڑیا پیش کی۔ یہ روس کا کلاسیکل کھلونا ہے۔ جس کے اندر سے چار، پانچ اور گڑیاں بھی نکلتی ہیں۔ اُس خاتون نے بتایا کہ یہ گڑیا ایک خاندان یعنی اولاد کی نشاندہی کرتی ہے اور اس نے بھی حجاب پہنا ہوا ہے۔ کیونکہ پہلے رشین عورتیں بھی حجاب لیتی تھیں۔ چونکہ انہیں اسلام کے عقائد سے ملتا جلتا لگا ہے اس لئے انہوں نے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے اس تحفہ کا انتخاب کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ رشین کو پسند ہے اور کئی ایک نے مجھے یہ تحفہ دیا ہے۔

ایک عرب خاتون نے حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ہم سب کے لئے اتنی تکلیف اٹھا کر دور دراز کا سفر کرتے ہیں۔

ایک عرب خاتون نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ان کے ساتھ ایک عرب خاتون گئی تھیں جنہیں اسلام پسند نہیں تھا لیکن جس چیز نے ان کے دل پر اثر کیا وہ حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کی عاجزی اور انکساری اور بہنوں سے پیار اور محبت سے ملنا ہے اور پھر حضور انور کا حضرت بیگم صاحبہ سے عزّت واحترام سے پیش آنا۔ اس چیز نے اسے بہت متأثر کیا اور اُس نے اسلام قبول کر لیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: پھر اپنے خاوندوں سے کہیں کہ وہ بھی ایسا رویّہ اختیار کریں۔

ایک روسی خاتون نے عرض کیا کہ وہ روس کے اُس علاقہ سے آئی ہیں جہاں حالات بہت خراب ہیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

پروگرام کے آخر پر بعض نومبایعات خواتین نے حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط پیش کئے۔

پروگرام میں جرمن ترجمانی کے فرائض نیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبایعات مکرمہ عطیہ نور احمد ہوبش نے ادا کئے۔ جب کہ انگریزی میں بیلجیم سے آئی ہوئی ایک خاتون اور رشین میں ترجمانی کے فرائض اہلیہ مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب مبلغ سلسلہ نے ادا کئے۔

نومبایعات خواتین کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

مختلف ممالک کے نومبایع مرد حضرات کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ایک دوسرے ہال میں نومبایع مرد حضرات کا حضور انور کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ غانا، آئیوری کوسٹ، نائیجر، سیریا، مراکش، الجزائر اور دیگر بعض ممالک سے تعلق رکھنے والے نومبایعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے ان نومبایعین کا اور خصوصاً آج کی تقریب میں دستی بیعت کرنے والوں کا تعارف حاصل کیا۔

☆......غانا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ اس کا تعلق غانا میں WA کے علاقہ سے ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر اُس نے بتایا کہ وہ ہاؤسا زبان بھی جانتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاؤسا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ موجود ہے وہ پڑھو۔

☆......ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ میں اس وقت فرانس میں مقیم ہوں اور میری فیملی لبنان میں ہے۔ سیریا میں حالات کافی خراب ہیں۔ اس دوست نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ میں مراکش سے ہوں اور بیمار ہوں۔ انہوں نے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھجواؤ۔ ہومیو پیتھک نسخہ تجویز کر کے بھجواؤں گا۔

☆......سیریا سے تعلق رکھنے والے ایک نو احمدی نوجوان نے اپنی خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میرے والد صاحب خواب میں آئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ تم کس سے پیار کر رہے ہو۔ میرے پاس آؤ اور میری مدد کرو۔ اس پر میں خواب میں ہی رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا کی دعا پڑھنے لگا۔ چند دن بعد ایک اور خواب دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں۔ آپؑ کا چہرہ بڑا حسین ہے۔ آپؑ کے ساتھ دو آدمی اور بھی ہیں۔ آپؑ بار بار مجھے کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ پڑھو۔ چنانچہ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور دعا کی۔ اس کے بعد ایک دن میں نوئے ویڈ (Neuwied) کی مسجد بیت الرحیم میں نماز ظہر پڑھ کر فارغ ہوا ہی تھا کہ بے ساختہ میں ”رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا“ کی دعا پڑھنے لگا اور یہ دعا پڑھتا رہا۔ بعد میں مجھے علم ہوا کہ یہ عین وہی وقت تھا کہ جب سیریا میں میرے والد صاحب کو کار میں گولی لگی تھی اور یہ گولی اِن کے سینہ میں لگی تھی۔ گولی آدھی جسم کے اندر گئی اور آدھی باہر رہی اور اس طرح خدا نے انہیں بچا لیا اور مجھے دعا ”رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا“ کا نظارہ خدا تعالیٰ نے دکھا دیا۔ اس واقعہ کے بعد سے دل میں احمدیت کی محبت بہت بڑھ گئی ہے۔ میں احمدیت سے عشق کرتا ہوں۔

☆......غانا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع دوست نے عرض کیا کہ میری فیملی غانا میں ہے اور میں جرمنی میں اسائلم لینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ موصوف نے اپنے لئے اور اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......نائیجر (Niger) سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے بتایا کہ میں اور میرا دوست ہم نئے احمدی ہیں اور ہم دونوں حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہم کو جماعت احمدیہ نے قبول کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھا اور اُس کے مطابق زمانے کے امام کو قبول کر لیا۔

☆......ایک لبنانی الاصل نومبایع نے بتایا کہ ایک روز میرے گیارہ سالہ بیٹے نے مجھ سے کہا کہ آپ ہر وقت ہمیں آخری زمانے کے فتنوں سے ڈراتے رہتے ہیں، یہ تو بتائیں کہ یہ آخری زمانہ کب آئے گا؟ میں نے جواب دیا کہ اس میں تو شاید ابھی سینکڑوں سال رہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے جواب دیا کہ یہ بات درست نہیں ہے بلکہ ہم آخری زمانے میں ہی رہ رہے ہیں۔

پھر اس نے کہا کہ یہ جو آپ دجّال کے بارہ میں کہتے رہتے ہیں کہ وہ ایک عجیب الخلقت شخص ہوگا یہ بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ دجال کسی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ اس سے مراد ایک قوم ہے اور ایسا دجال ظاہر ہو چکا ہے، لہٰذا ہم دجال کے زمانے

باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

Weekly BADR Qadian

ہفت روزہ بدر قادیان

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 31 Oct 2013 IssueNo.44

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

قول و فعل میں قائم کیا ہوا ہے۔ اس لئے بہتر ہیں کہ نیکی کی ہدایت کرتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان احسن باتوں اور نیکیوں اور برائیوں کی مزید تفصیل دی ہے۔ مثلاً یہ کہ فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○ (الفرقان:۷۳) اور وہ لوگ بھی اللہ کے بندے ہیں جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور جب لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں وہ بزرگانہ طور پر بغیر ان میں شامل ہوئے گزر جاتے ہیں۔ یہاں دو باتوں سے روکا ہے۔ ایک جھوٹ سے، ایک لغو بات سے۔ یعنی جھوٹی گواہی نہیں دینی۔ کیسا بھی موقع آئے، جھوٹی گواہی نہیں دینی۔

پھر اللہ تعالیٰ مزید سچائی کے بارے میں فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ (الاحزاب:۷۱)

کہ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو پیچ دار نہ ہو بلکہ سچی، کھری اور سیدھی ہو۔

یہ وہ سچائی کا معیار ہے جس کو قائم کرنے اور پھیلانے کا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے جائزے لیں تو سچائی کے یہ معیار نظر نہیں آتے۔ ہر قدم پر نفسانی خواہشات کھڑی ہیں۔ کتنے ہیں ہم میں سے، اگر ہم جائزہ لیں جو بوقت ضرورت اپنے خلاف گواہی دینے کو تیار ہو جائیں، اپنے والدین کے خلاف گواہی دیں، اپنے پیاروں کے خلاف گواہی دیں اور پھر یہ معیار قائم کریں کہ اُن کی روزمرہ کی گفتگو، کاروباری معاملات وغیرہ جو ہیں ہر قسم کی پیچ دار باتوں سے آزاد ہوں۔ کہیں نہ کہیں یا تو ذاتی مفادات آڑے آجاتے ہیں یا قریبیوں کے مفادات آڑے آجاتے ہیں۔ یا انائیں آڑے آجاتی ہیں اور غلطی ماننے کو وہ تیار نہیں ہوتا۔ ان باتوں کو پیچ دار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ اپنی جان بچائی جائے تا کہ اپنے مفادات حاصل کئے جائیں۔ قولِ سدید کا معیار اللہ تعالیٰ کے احسن حکموں میں سے ایک ہے۔

پھر اس زمانے میں ٹی وی پر گندی فلمیں ہیں۔ انٹرنیٹ پر انتہائی گندی اور غلیظ فلمیں ہیں۔ ڈانس اور گانے وغیرہ ہیں۔ ایسے گانے ہیں جن میں دیوی دیوتاؤں کے نام پر مانگا جا رہا ہوتا ہے، بعض انڈین فلموں میں، یا اُن کی بڑائی بیان کی جا رہی ہوتی ہے جس سے ایک اور سب سے بڑے اور طاقتور خدا کی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔ یا یہ اظہار ہو رہا ہو کہ یہ دیوی دیوتا جو ہیں، بت جو ہیں، یہ خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ یہ بھی لغویات ہیں، شرک ہیں، شرک اور جھوٹ ایک چیز ہے۔ ایسے گانوں کو بھی نہیں سننا چاہئے۔

پھر فیس بک ہے یا ٹوئٹر ہے یا چیٹنگ وغیرہ کے ہیں کمپیوٹر وغیرہ پر، اس پر مجالس لگی ہوتی ہیں۔ پس ایک احمدی کے لئے ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو تو حکم ہے کہ تم احسن قول کی تلاش کرو۔ اُس احسن کی تلاش کرو جو نیکیوں میں بڑھانے والا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بنو اور جو لعنت ایسے لوگوں پر پڑنی ہے اُس سے بچ سکو۔ بہر حال بہت سے احسن قول ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں۔ نیکی کے راستے اختیار کرنا اور بتانا احسن ہے اور برائی سے روکنا اور رُکنا احسن ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک مؤمن سے ایک حقیقی عبد سے یہی فرماتا ہے کہ احسن قول تمہارا ہونا چاہئے۔

ایک جگہ فرمایا وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرہ:۱۴۹)

یعنی ہر ایک شخص کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے آپ پر مسلط کر لیتا ہے۔ تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

پس جب نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش ہو گی تو قول اور عمل دونوں احسن ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اور اُس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نیکی کے کاموں میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے تو اس میں بھی رِیاء وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے۔ (یعنی نماز پڑھنے والے کے دل میں خیالات پیدا کر کے) ایک امامت کرانے والے کو بھی اس بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے حملے فاسقوں، فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں وہ تو اس کا گویا شکار ہیں لیکن زاہدوں پر بھی حملہ کرنے سے وہ نہیں چوکتا اور کسی نہ کسی رنگ میں موقع پا کر ان پر حملہ کر بیٹھتا ہے۔ جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ تو بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں وہ کبھی کبھی مبتلا ہو جاتے ہیں ریاء اور عُجب وغیرہ سے بچنے کے واسطے ایک ملامتی فرقہ ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپاتا ہے اور سیئات کو ظاہر کرتا ہے (ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو کہتے ہیں نیکیاں ظاہر نہ کرو اور اپنی برائیاں ظاہر کرو تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ بڑے نیک ہیں) فرمایا کہ وہ اس طرح پر سمجھتے ہیں کہ ہم شیطان کے حملوں سے بچ جاتے ہیں مگر میرے نزدیک وہ بھی کامل نہیں ہیں۔ ان کے دل میں بھی غیر ہے اگر غیر نہ ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتے۔ انسان معرفت اور سلوک میں اس وقت کامل ہوتا ہے جب کسی نوع اور رنگ کا غیر ان کے دل میں نہ رہے اور یہ فرقہ انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے یہ ایسا کامل گروہ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں غیر کا وجود بالکل معدوم ہوتا ہے۔

پس شیطان کے حملے سے بچنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، احسن قول ضروری ہے۔ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ پھر دعا بھی اللہ تعالیٰ نے سکھائی کہ آخری دو سورتیں جو ہیں قرآنِ کریم کی جس میں شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے بچنے کی دعا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک جگہ کہ

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (حم السجدۃ:۳۷)

اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی بہکا دینے والی بات پہنچی ہے، ایسی باتیں شیطان پہنچائے جو احسن قول کے خلاف ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی بہت زیادہ دعا کرو۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ پڑھو۔ اللہ تعالیٰ یہ امید دلاتا ہے جو سننے والا اور جاننے والا ہے کہ اگر نیک نیتی سے دعائیں کی گئی ہیں تو یقیناً وہ سنتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی کھول کر بتا دوں کہ شیطان کے حسد کی آگ جس میں وہ خود بھی جلا اور آدم کی اطاعت سے انکاری ہوا اور باہر نکلا اور پھر انسانوں کو اس آگ میں جلانے کا عہد بھی اُس نے کیا، یہ بہت خطرناک چیز ہے۔ یہ حسد کی آگ ہی ہے جو معاشرے کی بے سکونی کا باعث ہے۔ پس ہر احمدی کو اس سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان تو اپنا کام کرتا رہے گا، اُس نے آدم کی پیدائش سے ہی اللہ تعالیٰ سے یہ مہلت مانگی تھی کہ مجھے مہلت دے کہ جس کے متعلق تو مجھے کہتا ہے کہ میں اس کو سجدہ کروں اُسے سیدھے راستے سے بھٹکاؤں۔ اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ اکثر کو میں ایسے انداز سے بھٹکاؤں گا کہ یہ میرے پیچھے چلیں گے۔ عبدِ رحمان کم ہوں گے اور شیطان کے بندے زیادہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ جو بھی تیری پیروی کرے گا اُسے میں جہنم میں ڈالوں گا۔

پس پھر میں یاد دہانی کروا رہا ہوں، اس طرف بہت توجہ کریں، اپنے گھروں کو اس انعام سے فائدہ اُٹھانے والا بنائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے ہمارے علمی اور روحانی اضافے کے لئے ہمیں دیا ہے تا کہ ہماری نسلیں احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو ایم۔ٹی۔اے سے جوڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی تو اس نے اس عقل کو استعمال کر کے اپنی آسانیوں کے سامان پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ○ (الکھف:۸)

یعنی زمین پر جو کچھ ہے اُسے یقیناً ہم نے زینت بنایا ہے تا کہ ہم اُنہیں آزمائیں کہ کون بہترین عمل کرتا ہے۔

پس یہاں زمین کی ہر چیز کو زینت قرار دے کر اُس کی اہمیت بھی بیان فرما دی۔ ہر نئی ایجاد جو ہم کرتے ہیں اُس کو بھی زینت بتا دیا، اُس کی اہمیت بیان فرمائی لیکن فرمایا کہ ہر چیز کی اہمیت اپنی جگہ ہے لیکن اس کا فائدہ تبھی ہے جب احسن عمل کے ساتھ یہ وابستہ ہو۔ پس ہمیں نصیحت ہے کہ ان ایجادات سے فائدہ اُٹھاؤ لیکن احسن عمل مدّنظر رہے۔ یہ ایجادات ہیں، ان کی خوبصورتی تبھی ہے جب اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کام کیا جائے یا کام لیا جائے، نہ کہ فتنہ و فساد پیدا ہو۔ اگر احسن عمل نہیں، تو یہ چیزیں ابتلاء بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے جو احسن قول کے بارے میں ہمیشہ مدّنظر رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بہت پسند ہے، فرمایا کہ ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا و قال اننی من المسلمین۔ اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس یہ خوبصورت تعلیم اور بات ہے جو ایک حقیقی بندے سے جس کی توقع کی جاتی ہے، کی جانی چاہئے۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کا ہے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب کی اہلیہ۔ 14/اکتوبر کی رات کو تقریباً بارہ بجے ربوہ میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضور انور نے آپ کے کوائف و خصائل بیان کرتے ہوئے آپ کے لئے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو بھی جماعت و خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان